REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳ — شمارہ ۲۴

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ — ۱۳ احسان ۱۳۵۳ ہش — ۱۳ جون ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق لنڈن سے آمدہ ۷ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور ربوہ میں بخیر و عافیت ہیں اور ربوہ محفوظ ہے۔

★ — ایک اور اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حالیہ واقعات کے ضمن میں احباب کو تسلی دلاتے ہوئے فرمایا کہ فکر نہ کرو یہ ابتلاء عارضی ہے۔ میں نے احباب جماعت کے سامنے جو عبادت، دعاؤں اور نفلی روزوں کا پروگرام رکھا تھا احباب جماعت نے پورے طور پر اس کی پابندی نہیں کی اور یہ اُسی غفلت کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کو ہوشیار کر دیا ہے۔ اب دُعاؤں اور عبادت پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام اور دیگر ساری جماعت کے امن و سلامتی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی سب کو توفیق دے۔ آمین۔

قادیان ۱۰ احسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال اور حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام قادیان میں بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

اِبتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے

تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام کا اپنی جماعت سے خطاب

حضورؑ نے اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :-

”تمہیں خوشخبری ہو کہ قُرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دُنیا کی توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پُورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں، اُن کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں۔ اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھُولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنّم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دُنیا اُن سے کراہت سے پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محرُوم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صِدق کا قدم ہے۔“

(الوصیۃ صفحہ ۱۱ - ۱۲)

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے

کلام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دِل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دَوا تم صبر کرو وقت آنے دو
یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اِس راہ میں جان کی کیا پروا ہے جاتی ہے تو جانے دو
تم دیکھوگے کہ انہی میں سے قطراتِ محبّت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو
صادق ہے اگر تو صدق دِکھا قُربانی کر ہر خواہش کی
ہیں جنسِ وفا کے ماپنے کے دُنیا میں یہی پیمانے دو
جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں جل جانے دو
عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصُود مِرا پورا ہو اگر مِل جائیں مجھے دیوانے دو
وہ اپنا سر ہی پھوڑے گا وہ اپنا خون ہی بیٹھے گا
دُشمن سرِ حق کے پہاڑ سے گر ٹکراتا ہے ٹکرانے دو
یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشکِ چمن اِک دن
ہے قادرِ مطلق یار مِرا۔ تم میرے یار کو آنے دو
جو سچّے مومن بن جاتے ہیں موت بھی ان سے ڈرتی ہے
تم سچّے مومن بن جاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو
یا عشقِ محمّدؐ عربی ہے یا احمدؑ ہندی کی ہے وفا
باقی تو پُرانے قِصّے ہیں زندہ ہیں یہی افسانے دو
وہ تم کو حُسینؓ بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو
مے خانہ وہی ساقی بھی وہی پھر اس میں کہاں غیرت کا محل
ہے دشمن خود بھینگا جس کو آتے ہیں نظر خُم خانے دو
محمُود اگر منزل ہے کٹھن تو راہ نما بھی کامل ہے
تم اُس پہ توکّل کر کے چلو آفات کا خیال ہی جانے دو

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے اما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

پاکستان میں
اینٹی احمدیہ فسادات کی مصدّقہ خبریں اور تفصیلات

پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف ہنگاموں اور فسادات کی مختصر خبر لنڈن سے وصُول ہونے پر گذشتہ پرچہ کے ضمیمہ میں درج ہو چکی ہے۔ ہفتہ زیرِ اشاعت اس سلسلہ میں جو مزید تفصیلات معلوم ہوئی ہیں درج ذیل ہیں:-

ربوہ کا ابتدائی واقعہ

۲۲ رمئی کو نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ نے جو چناب ایکسپرس کے ذریعہ راولپنڈی کی طرف جا رہے تھے اور جن کی تعداد دو سَو کے قریب تھی ربوہ اسٹیشن پر اتر کر فحش کلامی کی۔ نعرے لگائے۔ بھنگڑا ڈالا۔ عورتوں پر آوازے کسے۔ گندی گالیاں دیں۔ اسٹیشن پر حبیب اللہ خان صاحب پسر خان میر صاحب مرحوم نے ان طلباء کو سمجھانے کی کوشش کی۔ بعض شریف طلباء نے حبیب اللہ خان صاحب سے تعاون کیا۔ سیّد سلطان محمد صاحب شاہد اور سلطان محمود صاحب مُربّی بھی اسٹیشن پر موجود تھے۔ مربّی صاحب نے ایک طالب علم کو توجہ دلائی۔ اس نے بتایا کہ یہ لڑکے ہر سٹیشن پر گندہ مظاہرہ کرتے آئے ہیں۔ پروفیسر صاحب جو ہمراہ ہیں ان کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اس طالب علم نے ایک اور طالب علم کے مُنہ پر ہاتھ رکھ کر خاموش کرانے کی کوشش کی جو "مرزائی کُتّے، مرزائی کُتّے" کہہ رہا تھا۔

جو طلباء گاڑی کے اگلے حصّہ میں سوار تھے انہوں نے نیچے سے پتھر اٹھائے اور جب گاڑی چل پڑی تو انہوں نے پتھراؤ کیا۔ جس پر بچّوں نے جو ارد گرد سے اکٹھے ہو گئے تھے جواباً پتھر پھینکے۔ گاڑی چل چکی تھی بابو حمید اسٹیشن ڈیوٹی پر تھے۔ انہوں نے گارڈ سے کہا کہ آپ گاڑی جلد نکال لیں۔ بابو حمید نے اس واقعہ کو ڈائری میں نوٹ کیا کہ مسافر طلباء نے گالیاں دیں عورتوں پر آوازے کسے اور اشتعال انگیز نعرے لگائے۔

مسافر طلباء میں سے بعض نے پکارا کہ ہم ۲۹ تاریخ کو واپس آتے ہوئے تم کو مزہ چکھائیں گے۔

۲۹ر تاریخ کا واقعہ

نشتر کالج ملتان کے اِن طلباء نے ۲۲ر مئی کو جاتے ہوئے واپسی پر جو فساد کرنے کی دھمکی دی تھی وہ ۲۹ر تاریخ کو واپسی پر پُوری ہوئی۔ ایک عینی گواہ کا بیان ہے کہ جب چناب ایکسپرس ربوہ اسٹیشن پر پہونچی تو مَیں اسٹیشن ماسٹر صاحب کے کمرہ میں تھا۔ کچھ شور سُن کر باہر نکلا تو پلیٹ فارم کے غربی ناکہ کے سامنے بوگی کے دروازہ پر ہنگامہ کی کیفیت تھی اور ہاتھا پائی اور تکرار ہو رہی تھی۔ مکرم اسٹیشن ماسٹر صاحب معاملہ رفع دفع کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اِسی کوشش میں ملتان کے ایک طالبعلم کے ہاتھ سے اسٹیشن ماسٹر صاحب کے دائیں بازو پر چوٹ بھی آئی۔ اس دوران میں شور و غوغا سُن کر اسٹیشن کے ارد گرد سے بچے اور نوجوان اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے اِن طلباء کے پھینکے ہوئے پتھر جو وہ گاڑی میں اپنے ساتھ لے کر آتے تھے اُٹھا کر جواباً ان پر واپس پھینکے۔ اور مکّوں اور گھونسوں سے ان کے حملے کا مقابلہ کیا۔ جس میں کچھ لوگ زخمی ہوئے۔ اور گاڑی کے کچھ شیشے ٹوٹ گئے بالآخر ریلوے پولیس اور مقامی بڑی عُمر کے سنجیدہ لوگوں کی مشترکہ کوشش سے جھگڑا بند کروا دیا گیا۔ اور گاڑی کے مسافروں کو ٹھنڈا پانی مہیّا کیا گیا۔

معلوم ہُوا ہے کہ ملتان کے طلباء جاتے ہوئے جو دھمکی دے کر گئے تھے اس کو مدِّ نظر رکھ کر بڑی تعداد میں اپنے ساتھ پتّھر لے کر آئے تھے۔ تاکہ گاڑی میں خود محفوظ رہ کر بآسانی باہر مقامی آبادی کو نشانہ بنا سکیں۔ اور گاڑی ابھی پلیٹ فارم میں داخل ہو رہی تھی کہ اُنہوں نے ہنگامہ شروع کرنے کے لئے نعرہ بازی شروع کر دی تھی۔

معلوم ہُوا ہے کہ طلباء کی یہ پارٹی آتے اور جاتے ہوئے ربوہ کے اسٹیشن پر دنگا فساد اور اخلاق سوز حرکات کے علاوہ دوسرے اسٹیشنوں پر بھی خلافِ قانون حرکات کے ذریعہ ریلوے پولیس کے لئے مشکلات پیدا کرتی رہی ہے۔

ربوہ میں پولیس کی دھکّے شاہی

جیسا کہ بیان ہُوا لڑکوں کے تصادم کا یہ واقعہ چناب ایکسپرس کے ربوہ اسٹیشن پر آجانے پر ہُوا۔ کچھ دیر بعد ریل اگلے اسٹیشن کے لئے روانہ ہو گئی۔ وقوعہ کے کئی گھنٹے بعد بھاری تعداد میں پولیس ربوہ آپہنچی جس میں پولیس کے بڑے بڑے آفیسرز ڈی۔سی۔ آئی۔جی پولیس۔ ایس۔پی۔ ڈی ایس۔پی۔ اے سی۔ سی۔ آئی۔ اے اور کئی تھانیدار تھے۔ اور آتے ہی تعلیم الاسلام کالج کے ہوسٹل کو گھیرے میں لے لیا۔ اور جو کچھ دھکّے شاہی کا مظاہرہ کیا اس کی کیفیت درجِ ذیل تفصیل سے معلوم ہوتی ہے۔

پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج کی رپورٹ ہے کہ ۲۹ر تاریخ کو تقریباً دس بجے رات پتہ چلا کہ پولیس نے ہوسٹل کی ناکہ بندی کی ہوئی ہے۔ اور گھیرا ڈال رکھا ہے اور خوراک وغیرہ کی آمد [illegible] بھی ہوسٹل کے اندر آنا جانا روک دیا گیا ہے۔ اور ہوسٹل کے دفتر اور اندر پولیس قبضہ کر چکی ہے۔ میں نے مکرم A.C. چنیوٹ اور S.P. صاحب جھنگ سے استدعا کی کہ پرنسپل کے کمرے میں تشریف لاویں اور فرمائیں کہ ہم کس رنگ میں اُن کی خدمت کر سکتے ہیں۔ وہ بڑے excite (مشتعل) ہو کر چلّا چلّا کر کہہ رہے تھے کہ ہم نے کالج کے سَو طلباء گرفتار کرنے ہیں۔ اور کہا کہ ہمیں یہی حکم ہے۔ مَیں نے ادب سے سمجھایا کہ یا تو لڑکوں کی نشان دہی کریں۔ اور ہوسٹل کے تمام مُلکی اور غیر مُلکی، جماعت اور غیر از جماعت طلباء کو ایک قطار میں کھڑا کر کے شناخت کروائیں یا بتائیں کس اصُول پر ۱۰۰ طلباء منتخب کئے جائیں گے۔ مَیں نے کہا کہ لڑکوں کے امتحان ہیں ان کے کیریئر کا سوال ہے۔ کہنے لگے ہم ان کو سرگودھا لے جا کر جلد فارغ کر دیں گے۔ ہم پبلک کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ بلا قصُور بلا تحقیق ۱۰۰ طلباء کی اس طرح اندھا دھند گرفتاری ایک ظالمانہ فعل ہوگا۔ جو دھکّا شاہی کے مترادف ہوگا کہ جس کی گردن میں پھندا پُورا آئے۔ اُسے پھانسی دے دی جائے۔ کہنے لگے ہمیں حکم ہے کہ ۱۰۰ لڑکا گرفتار کر لیا جائے۔ یہ بھی عرض کیا گیا کہ ہوسٹل میں غیر ملکی اور غیر از جماعت طلباء بڑی تعداد میں ہیں۔ اُن کو کس بہانہ سے گرفتار کیا جائے گا۔ ہمارے طلباء نہ ایجی ٹیشن میں حصّہ لیتے ہیں نہ اسٹرائیک کرتے ہیں۔ اگر آپ کے علم میں کوئی خاص طالب علم ہے تو بتائیں ہم خود بھی کالج کی طرف سے سزا دیں گے۔ لیکن ان کا اصرار یہی تھا علی الحساب ۱۰۰ طلباء دے دیئے جائیں۔ پھر کہا ستّر دے دیں۔ پھر کہنے لگے کہ شہر سے ۷۰ طلباء اور شہری دے دیں۔ صبح چار بجے تک پولیس نے ہوسٹل کا گھیراؤ قائم رکھا۔

مکرم عبد العزیز صاحب کا بیان ہے کہ پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج نے جب کہا کہ ہمارا کوئی طالب علم کسی مجرمانہ واقعہ میں مُلوّث نہیں، مَیں بے گناہ طلباء کو کیسے گرفتار کروا سکتا ہوں۔ اس پر A.C. صاحب اور S.P. صاحب نے کہا کہ دراصل اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ وہ بھی طالب علم تھے یہ بھی طالب علم ہیں۔ اُن کا آپس میں تصادم ہُوا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ اس سے اچھا اثر پڑے گا۔ شور ختم ہو جائے گا۔ مَیں نے کہا یہ آپ کی کمزوری ہے۔ اس کا کوئی اچھا اثر نہیں پڑے گا۔ اِدھر یہ بات ہو رہی تھی۔ دوسری طرف مجھے بتایا گیا کہ رشید (کارکن دفتر اُمورِ عامّہ) کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ ملزمان کے نام لکھوائے۔ S.P. صاحب نے کہا۔ مَیں ستّر لڑکے لے جاتا ہُوں جو چوکی میں رہیں گے۔ ان کی جگہ جوں جوں آدمی دیئے جائیں گے اُن کو آزاد کر دیا جائے گا۔ اس پر پرنسپل صاحب نے پروٹسٹ کیا اور توجہ دلائی کہ یہ سراسر زیادتی ہے۔ اس پر S.P. صاحب نے A.C. صاحب کو کہا کہ آپ پرنسپل صاحب کے پاس بیٹھے رہیں۔ مَیں D.I.G. سے بات کر کے آتا ہُوں۔ جو چوکی ربوہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ مجھے ساتھ لا کر پولیس کے سپرد کر دیا۔ جو ہوسٹل کے دفتر کے اندر تھے۔ مَیں نے دیکھا کہ رشید کو مجبور کر کے ۲۲ نام نوٹ کئے ہوئے ہیں۔ مجھے رشید نے بتایا کہ یاد نہیں کہ ان میں سے کون کون لڑائی میں مُلوّث تھا۔ مَیں نے مجبوراً یہ نام لکھ دیئے۔ مَیں نے S.P. صاحب کو عرض کیا کہ اب تو یہ کام ہو گیا ہے۔ پولیس کو واپس لے چلیں۔ مگر وہ چوکی جاتے ہوئے کہہ گئے کہ پولیس اِدھر ہی رہے گی۔ جب تک ستّر گرفتاریاں نہیں ہو جاتیں۔ ساڑھے نو بجے رات گارڈ ہوسٹل گئی۔ مکرم D.S.P. صاحب تاج محمد خان انسپکٹر C.I.A جھنگ اور کئی دیگر تھانیدار ہمراہ تھے۔ گیارہ بجے واپس آکر مجھے D.S.P. نے حکم دیا کہ جو نام نوٹ ہوئے ہیں وہ اور دیگر کل ستّر آدمی بارہ بجے تک پیش کرنے پڑیں گے۔ D.S.P. نے پولیس کو حکم دیا کہ شہر میں چکّر لگاؤ۔ اور جو ملے اس کو پکڑتے جاؤ۔ چنانچہ محلّہ دار الصدر کے بارہ پہریداروں کو جبراً جیپ میں ڈال کر لے گئے۔ بعض معززین نے چوکی جا کر S.P. صاحب کو کہا ——— (باقی دیکھئے صفحہ ۱۰)

تحریکِ دُعا

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہٗ اللہ تعالےٰ

ربوہ سے حضرت پھوپھی جان سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی کے گرامی نامہ محررہ ۲۴ ہجرت ۱۳۵۳ہش سے معلوم ہُوا ہے کہ حضرت سیّدہ ممدوحہ کی صحت ان دنوں بہت کمزور ہو چکی ہے۔ سر درد کے دَورے پڑتے ہیں۔ بوجہ ضعف ٹانگیں لڑکھڑانے لگتی ہیں۔ رات کو یکدم دل دھڑک کر آنکھ کُھل جاتی ہے۔ احباب سیّدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس قیمتی اور مبارک وجود کو ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ اور اُن کی برکات سے سب جماعت کو مستفید ہوتے رہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

۲ — حضرت سیّدہ ممدوحہ کے صاحبزادے نواب محمد احمد خان صاحب کو عرصہ سے بواسیر کی شدید تکلیف چلی آرہی تھی۔ اور بعض اوقات حالت نہایت تشویشناک ہو جاتی رہی۔ ڈاکٹری مشورہ اور مختلف ٹیسٹ کرنے کے بعد بواسیر کا اپریشن ہُوا جو بفضلہٖ تعالےٰ کامیاب رہا چونکہ بڑا اپریشن تھا اس لئے مریض کو تکلیف بھی زیادہ رہی اور شدید ضعف بھی چل رہا ہے۔ احباب مکرم نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے۔ آمین ❊

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا فیصلہ فرمایا ہے

دُنیا کی کوئی طاقت خُدا تعالیٰ کے منشا کو ناکام نہیں کر سکتی!

البتہ

جماعت احمدیہ کو قُربانیاں دینی پڑینگی۔ بعض افراد کو شاید جان کی قُربانی دینی پڑے۔ بعض کو مال کی قُربانی دینی پڑے

لیکن جِس مقصد کے لئے جماعت کو پیدا کیا گیا ہے اس مقصد میں انشاء اللہ ناکامی نہیں ہوگی

از حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ ؍مئی ۱۹۷۳ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا کوئی تازہ خطبہ موصول نہیں ہوا۔ حالاتِ حاضرہ کے پیشِ نظر حضور انور کا سالِ گزشتہ کا وُہ خطبہ جو حضور نے "آزاد کشمیر اسمبلی" کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مبینہ فیصلہ کے سلسلہ میں بتاریخ ۴ ؍مئی ۱۹۷۳ء بمقام ربوہ ارشاد فرمایا اُس کے ضرُوری اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ احباب ملاحظہ فرمائیں کہ جن حالات سے پاکستان میں اِس وقت ہماری جماعت گزر رہی ہے اور جس قسم کی مالی اور جانی قُربانیاں جماعت کو اس وقت پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، کس طرح حضور انور کی زبانِ مبارک سے قبل از وقت ان قُربانیوں کی طرف واضح اشارات کئے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ احباب کی ان قربانیوں کو قبُول فرمائے اور اسلام کا موعود رُوحانی غلبہ جو جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ مقدر ہے، وہ ایسی ہی قُربانیوں کا تقاضا کرتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو استقامت بخشے، ساتھ ہی ہمارے مخالفین کی آنکھیں بھی کھولے کہ وہ حق کو شناخت کریں اور ناواجب قسم کی مخالفت ترک کرکے حق وصداقت کو قبول کریں۔ تا وہ بھی اسلام کے موعودہ رُوحانی غلبہ کے جلد لانے میں حصّہ دار بنیں۔ آمین ــ (ایڈیٹر بدر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۴ ؍مئی ۱۹۷۳ء کے خطبہ جمعہ کے آغاز میں "آزاد کشمیر" اسمبلی کے اُس مبینہ فیصلہ کا ذکر فرمایا جس کے بارہ میں ان دنوں مختلف اخبارات میں خبریں شائع ہوئی تھیں۔ اس کے بعد حضور نے جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے فتووں کا ذکر کرتے ہوئے اِس مسئلہ کی حقیقت واضح فرماتے ہوئے فرمایا:-

بات دراصل یہ ہے

دوست اسے اچھی طرح سے ذہن نشین کرلیں کہ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ایک مومن کو اپنے ایمان کے لئے سیاست کی سند یا ظاہری علمِ دین کے فتوے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کو خیال ہو کہ اس کے مسلمان بننے یا رہنے کے لئے کسی بادشاہ کی سند یا کسی بڑے مفتی کے فتوے کی ضرورت ہے تو میرے نزدیک اس کا ایمان ایمان نہیں ہے۔ اگر فتوے کی ضرورت نہیں ہے اور یقیناً ضرورت نہیں ہے تو پھر یہ فتوے ایک لایعنی چیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں تو ہر چیز ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے فتوے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمیں بتاتی ہے کہ ایسے فتوے اس کے حضور قابلِ قبول نہیں۔

غرض ہمارے خلاف دیئے جانے والے فتووں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جب میں "ہمارے خلاف" کہتا ہوں تو "ہم" سے مُراد صرف آج کی دُنیا کا احمدی نہیں بلکہ "ہم" سے میری مراد حضرت محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اِس زمانہ تک

خدا تعالیٰ کی محبت میں فانی

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مست اور اسلامی تعلیم کو اوڑھنا بچھونا بنانے والے مسلمان جب بھی ہوئے اور جہاں بھی ہوئے اُن کے بارہ میں اس قسم کے فتوے کوئی فرق نہیں ڈالتے۔ اِس لئے فرق نہیں ڈالتے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:۔ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسلمان کہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسلمان کہا ہے تو پھر اگر ساری دُنیا تمہیں کافر کہے اس کا نتیجہ یہ تو نہیں نکلتا کہ تم مسلمان نہیں رہے۔ کیونکہ تمہیں تو خود خدا نے مسلمان کہا ہے۔ پُوری آیت یوں ہے:-

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○

(الحج ۷۹)

غرض خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اور اس کے نزدیک تم مسلمان ہو۔ اور اس نے پہلے انبیاء علیہم السّلام کو بھی یہ خبر دی تھی کہ امتِ مسلمہ پیدا ہونے والی ہے چنانچہ پہلوں نے بھی تمہارا نام مسلمان رکھا اور قرآن کریم نے بھی تمہارا نام مسلمان اور مومن رکھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اور اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ کے الفاظ کہلوائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ امتِ محمدیہ مسلمین مومنین کی اُمت ہے۔

اس آیہ کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ تمہیں مسلمان قرار دیتا ہے۔ اور تمہارے اسلام کا اعلان کرتا ہے۔ اس لئے کہ تم نمازیں پڑھتے ہو۔ تم زکوٰۃ دیتے ہو۔ تم اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق رکھتے ہو۔ تم اس بات پر یقین کے ساتھ قائم ہو کہ خدا تعالیٰ سے جب تمہارا پختہ تعلق قائم ہو جائے تو پھر تمہیں کسی اور ہستی کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

پس اب سوال یہ نہیں پیدا ہوتا کہ زید یا بکر مجھے یا تمہیں کافر کہتا ہے یا مسلمان۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن شرائط کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کے افراد کو مسلمان قرار دیا ہے اور ان کے اسلام کا اعلان کیا ہے وہ شرائط تمہاری زندگیوں میں پُوری ہو رہی ہیں یا نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آج

احمدیوں کی بہت بھاری اکثریت

ایمان کے تقاضوں کو پُورا کرتی ہے۔ چند ایک ہیں جو منافق ہیں۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چند ایک ہیں جو کمزور ایمان والے ہیں، اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اِس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ احمدیوں کی بہت بھاری اکثریت ایمان کے جملہ تقاضوں کو پُورا کرنے والی ہے۔ اور وہ اپنے رب سے پیار کرنے والی ہے۔ اس کے دامن کو اس طرح پکڑ رکھا ہے کہ گویا ایک لحظہ کے لئے بھی چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔ پس جماعتِ احمدیہ کی یہ اکثریت جنہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے نبیوں کی زبان سے مسلمان قرار دیا اور قرآن کریم میں اُن کے اسلام کا اعلان فرمایا ان کو آزاد کشمیر کی اسمبلی یا ساری دُنیا کے علماءِ ظاہر غیر مسلم کیسے قرار دے سکتے ہیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ گویا خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کھڑا ہونا چاہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے منشاد کے خلاف اور اس کے منصُوبہ کے مقابلہ میں کھڑا ہوا۔ خدا کے قہری ہاتھ نے اسے نیست و نابود کر دیا۔ اور اس کا نام و نشان تک مٹا دیا۔

پس کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کے متعلق فتویٰ دینا انسان کا کام ہی نہیں ہے۔ تاہم جنہوں نے اس قرار داد کو پاس کروایا ہے ہمیں ان کا علم ہے۔ یہاں پاکستان میں ایک گروہ ایسا ہے جنہوں نے آزاد کشمیر اسمبلی کی اس قرار داد کا سہارا لے کر (جیسا کہ میاں طفیل محمد صاحب نے اپنے بیان کہا ہے

کہ آزاد کشمیر اسمبلی نے کمال کر دیا) پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھی اسی قسم کا قانون پاس کرے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ایک تو اس مطالبہ کے ساتھ یہ اعلان کر دیا کہ "حلف" کے الفاظ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے کافی نہیں۔ کچھ اور بھی چاہیئے دوسرے اس قرار داد کی کوئی حقیقت نہیں، تیسرے ہماری شنید یہ ہے (میرے پاس تو کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ میں تحقیق کر کے ثبوت پیش کر دوں۔ لیکن سننے میں آیا ہے) کہ یہ لوگ یعنی جماعتِ اسلامی اور اُن کے ہم پیالہ وہم نوالہ حکومت کو خوفزدہ اور پریشان کرنے کے لئے دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر حکومت نے ایسا نہ کیا تو

۱۹۵۳ء جیسے حالات

پیدا ہو جائیں گے۔ یہ بات تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ حکومتِ وقت کو ایسا کمزور اور بُزدل کیوں سمجھتے ہیں کہ حکومت ان کی اس قسم کی دھمکیوں سے مرعوب ہو جائے گی۔ تاہم اس کا تعلق حکومت سے ہے۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن جہاں تک ۵۳ء کا سوال ہے اور جہاں تک اس سے احمدیوں کو ڈرانے کا سوال ہے اس سے میرا ضرور تعلق ہے۔

دراصل ۵۳ء کا نام لے کر وہ اپنے نفسوں کو اور اپنے ساتھیوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔ ۵۳ء کے فسادات کی حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو اس وقت اتنی ذلّت اٹھانی پڑی تھی کہ اگر وہ ذرا بھی سُوجھ بُوجھ سے کام لیتے تو ۵۳ء کا کبھی نام تک نہ لیتے۔ مگر جماعتِ احمدیہ نے اس فساد فی الملک میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے عظیم نشان دیکھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے جماعت کو بڑی ترقی عطا فرمائی۔ اس لئے ہمارے حق میں ۵۳ء بڑا مبارک زمانہ ہے۔ جس میں

جماعت نے بڑی تیزی سے ترقی کی

اور رفعتوں میں کہیں سے کہیں جا پہنچی۔ تربیت کے لحاظ سے بھی اور وسعتِ تبلیغ کے لحاظ سے بھی۔ اور تعداد کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو بہت ترقی نصیب ہوئی۔ اس وقت میرے سامنے کئی دوست بیٹھے ہیں۔ جن کا ان بہت ساری جماعتوں کے ساتھ تعلق ہے جو سرگودھا اور جھنگ کے بارڈر پر واقع ہیں۔ اور ۵۳ء کے بعد قائم ہوئی تھیں۔ چنانچہ ہزارہا بلکہ لاکھوں احمدی ہوئے۔ بڑے دل سے احمدی ہوئے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا لاہور میں میں نے بات کی تو پتہ چلا دو دوست جو ایک گاؤں سے ملنے آئے ہوئے تھے، باتوں باتوں میں کہنے لگے ۵۳ء میں

ہم احمدیوں کے گھروں کو آگ لگانے کے لئے نکلا کرتے تھے۔ پھر خدا نے ہمیں احمدیت قبول کرنے کی سعادت بخشی۔ ہمیں احمدیت کا فدائی اور جاں نثار بنا دیا۔ پس ۵۳ء نے اُن لوگوں پر ذلّت کا داغ لگایا۔ جو آج ۵۳ء کا نام لے رہے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ۵۳ء کو احمدیت کی ترقی کا ذریعہ بنا دیا۔ وہ زمانہ احمدیت کی تاریخ میں ایک LANDMARK اور

ترقی کا ایک نشان

ہے۔ اس لئے جب کوئی ۵۳ء کا نام لیتا ہے تو ہمیں خوشی ہوتی ہے کیونکہ جماعتِ احمدیہ نے اس وقت بڑی قربانیاں دیں۔ اور اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی مہم کو اور بھی تیز کر دیا۔ اگر آج احمدیت مٹ جائے تو دُنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں رہے گا جو اسلام کے لئے کام کرے اور اس کی ترقی اور اشاعت کے لئے قُربانی دے۔ یہ صرف جماعتِ احمدیہ کو شرف حاصل ہے۔ جو اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے جان، مال، عزت اور وقت کی قُربانی دے رہی ہے۔ چنانچہ ۵۳ء کے وہ حالات جسے دُہرا کر مخالفینِ احمدیت ناممکن الحصُول خواہشات رکھتے ہیں اور خود فریبی میں مبتلا ہیں۔ اس میں بھی جماعتِ احمدیہ کو قربانیاں دینے اور بشاشت کے ساتھ اپنی ذمّہ داریوں کو نباہنے کا موقعہ ملا۔ دوست اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر پھر رہے تھے اور

فرشتے اُن کی حفاظت کر رہے تھے

چنانچہ اُس وقت جبکہ لاہور میں ہر سُو آگ لگی ہوئی تھی۔ جماعتِ اسلامی کے چند کرتا دھرتا لوگوں نے ایک احمدی دوست سے کہا اپنے حضرت صاحب سے جا کر کہو کہ زندہ رہنا ہے تو جو مسودہ ہم دیتے ہیں اس پر دستخط کر دیں۔ ورنہ ختم کر دیئے جاؤ گے۔ بھلا المصلح الموعودؓ ان گیدڑ بھبکیوں کی کیا پرواہ کرتے تھے۔ اور نہ ہی جماعتِ احمدیہ کا کوئی ادنیٰ فرد پرواہ کرتا تھا۔ اور نہ اب کرتا ہے۔ پھر کہنے والے ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ جب افسرانِ فوج اُن کو پکڑنے گئے تو کبھی گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے تھے کبھی پاؤں کو۔ تاہم ہمیں اُن کے کسی کے پاؤں پڑنے سے کوئی دلچسپی نہیں۔

ہمیں جس چیز سے دلچسپی ہے

وہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور اس کے پیار کا جلوہ ہے۔ جسے وہ اپنے مظلوم

بندوں کے حق میں اس وقت دکھاتا ہے۔ جب ظلم کے حالات غیر معمولی شدّت اختیار کر جائیں۔ ان دِنوں میں جن کو تم پتہ نہیں کیوں ۵۳ء کے حالات کہتے ہو اور اپنے دِلوں کو خوش کرتے ہو۔ ہم نے اپنے ربّ کے پیار کے وہ جلوے دیکھے ہیں کہ اب بھی جب تم یہ کہتے ہو کہ ۵۳ء کے حالات پیدا ہو جائیں گے تو ہمارا دِل خوشی سے اُچھل پڑتا ہے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے معمُولی حالات سے بڑھ کر ظاہر ہوں گے۔

پس ۵۳ء کا نام لے کر اگر تم حکومتِ وقت کو بُزدل سمجھتے ہوئے اُن کو ڈرانے کی کوشش کرتے ہو تو کرتے رہو۔ ہم تو اُن کو بُزدل نہیں سمجھتے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ تم سے ہرگز نہیں ڈریں گے۔ لیکن بہرحال یہ حکومت کا کام ہے اُن کے متعلق کچھ کہنا میرا کام تو نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک جماعتِ احمدیہ کا تعلق ہے تم گیدڑ اپنی کھوہ سے باہر نکل آئے ہو۔ اور سمجھتے ہو کہ تمہارے چیخنے چلّانے سے جماعتِ احمدیہ کے افراد ڈر جائیں گے۔ نہیں! ہرگز نہیں ڈریں گے..........

میں آج ان لوگوں کو جو ۵۳ء کی باتیں شروع کر دیتے ہیں ان لاکھوں احمدیوں کے متعلق ایک حقیقت بتا دینا چاہتا ہُوں تاکہ ہم پر یہ الزام نہ رہے کہ ہمیں

حقیقتِ حیاتِ احمدی

سے آگاہ نہیں کیا گیا۔ میں ایسے لوگوں کو حضرت خالد بن ولیدؓ کے الفاظ ہی بتانا چاہتا ہوں "کہیں دھوکے میں نہ رہو۔ میں تمہیں یہ حقیقت بتا دیتا ہُوں کہ جس قدر پیار تمہیں اس ورلی زندگی کے ساتھ اور اس دنیا کے عیش و عشرت کے ساتھ ہے۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہُوں کہ اس سے بڑھ کر پیار احمدی مسلمان کو موت کے ساتھ ہے۔"

یہ الفاظ حقیقت پر مبنی اور بڑے پیارے الفاظ ہیں۔ یہ ہمارے دل کی آواز ہیں۔ پس انہی الفاظ میں میں آج ان لوگوں کو جو ۵۳ء کی آڑ میں

فتنہ و فساد برپا کرنے کے منصوبے

بنا رہے ہیں۔ عاجزانہ طور پر سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ کہ کسی غلط فہمی میں نہ رہنا۔ جماعتِ احمدیہ کے وہ لاکھوں بالغ افراد جو پاکستان کے باشندے ہیں (یہی حال مُلک باہر بسنے والے احمدیوں کا ہے۔ مگر اس وقت میں پاکستانی احمدیوں کا ذکر کر رہا ہوں) اُن کو خدا کی راہ میں

موت سے ایسا ہی پیار ہے جیسا کہ ایک عاشق اپنے معشوق پر مستانہ وار قرُبان ہونے کو تیار کھڑا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ان جاں نثاروں کو موت سے جو پیار ہے وہ اُس پیار سے کہیں زیادہ ہے جتنا تمہیں اس دُنیا کی زندگی اور اس کے عیش و عشرت اور آرام و آسائش سے پیار ہے لیکن ہمیں خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ پیار سے میرے بندوں کے دِل جیتو۔ اِس لئے جب ہم تمہارے نعروں اور تمہاری گالیوں کے مقابلہ میں غصّہ میں نہیں آتے تو

یہ ہماری کمزوری کی دلیل نہیں

بلکہ یہ خدا تعالیٰ کے حکم کی پیروی اور اُس کی خاطر عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے کی دلیل ہے۔

پس جہاں ہمیں پیار سے لوگوں کے دِل جیتنے کا حکم ہے وہاں اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا (الحج: ۴۰)

جب ظُلم انتہا کو پہنچ جائے تو قرآنِ کریم نے اپنی مدافعت کی اجازت دی ہے۔ نیز قانونِ مُلکی نے بھی خود حفاظتی کی اجازت دی ہے۔ تاہم یہ کام تو حکومت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر فردِ بشر کی

جان و مال کی حفاظت کی ذمّہ داری

حاکمِ وقت پر عاید کی ہے۔ اس لئے ہم خاموش رہتے ہیں کہ حاکمِ وقت اپنی ذمّہ داری کو نباہے گا۔ لیکن اگر کسی وقت خدا نخواستہ حاکمِ وقت نہ رہے ملک میں انارکی پھیل جائے اور حکومتِ وقت جان و مال کی حفاظت کی ذمّہ داری اُٹھانے کے عملاً قابل نہ رہے اور ایک فانی فی اللہ مسلمان جس نے اپنے جذبات کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصُول کی خاطر قابُو میں کیا ہوا تھا اُس کے کان میں حضرت محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیاری آواز آئے

وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔

وَلِمَالِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

تیرے مال و دولت کی حفاظت کی ذمّہ داری بھی تجھ پر ڈالی گئی ہے۔ تو پھر اگر خدا نخواستہ ہمارے ملک میں بدامنی اور لاقانونیت پھیل جائے تو تم دیکھو گے کہ تم اپنی زندگی اور مال و دولت سے جو پیار کرتے ہو ہر احمدی اس سے زیادہ موت سے پیار کرتا ہے۔ اس واسطے یہ حقیقت ہر احمدی پر روزِ روشن

کی طرح عیاں ہے کہ اس ورلی زندگی میں انسان کی زندگی ختم نہیں ہوجاتی۔ موت زندگی کا خاتمہ نہیں۔ ابدی زندگی کا ایک اہم موڑ ہے۔ اور بس۔ ہماری بڑی پھوپھی جان کہہ رہی تھیں "یہاں آنکھ لگی وہاں کھُل گئی۔" یہ ہے ہمارے نزدیک اس دُنیا کی حقیقت جس سے لوگ بڑا پیار کرتے ہیں۔ ہم تو اس دُنیا سے پیار نہیں کرتے ہم مانتے ہیں کہ ہم بڑے کمزور انسان ہیں۔ خطاکار ہیں۔ لیکن ہمارے ربّ نے ہمیں دُنیا میں

اِسلام کو غالب کرنے کیلئے آلۂ کار

بنایا ہے اس لئے اگر ہم اپنے گناہوں اور خطاؤں کے باوجود اپنی اس ذمّہ داری کو نباہنے کے لئے قربانیاں دیتے رہے تو ہمیں یقین ہے کہ جب یہاں آنکھ بند کرکے وہاں آنکھ کھلے گی تو ہم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی گود میں پائیں گے۔ وہ اپنے فضل اور رحمت سے ہماری خطائیں معاف کر دے گا۔ کیونکہ اسی نے یہ فرمایا ہے

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۔ (الزمر : ۵۴)

ظاہر ہے جو لوگ اپنی زندگیوں کا ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرنے کی نیّت رکھتے، جذبہ رکھتے، اور کوشش کرتے ہیں۔ اگر اُن کے کام میں غلطیاں رہ جائیں تو اللہ تعالیٰ اُن کو معاف کر دیتا ہے۔ ....

ہمیں اللہ تعالیٰ نے

بے لوث خدمت کی توفیق

عطا فرمائی ہے۔ ہم افریقہ کے ان جنگلوں میں خدا کی توحید کو قائم کرنے اور خدا اور اس کے رسولؐ کے نام کو بلند کرنے کے لئے بے خوف و خطر چلے گئے جہاں آدم خور وحشی بسیرا کرتے تھے۔ جماعتِ احمدیہ میں کتنی ہی مثالیں ہیں۔ سینکڑوں اور ہزاروں ہیں۔ جنہوں نے اسلام کی خاطر قربانی دی۔ حتیٰ کہ تم نے بعض کو سنگسار کیا۔ مگر کیا ان سنگسار ہونے والوں کے مستانہ عشقِ الٰہی میں کوئی لغزش آئی؟ تم نے اپنی بہیمانہ خواہشات کو تسکین پہنچائی۔ اور انہوں نے اس موت کو اپنی رُوحانی لذّتوں کے حصول کا ذریعہ بنالیا۔ خُدا تعالیٰ نے اُن سے وہ پیار کیا کہ اُن پر ظلم کرنے والوں کو اُن کی جڑوں سے ہلا کر رکھ دیا۔ ایک کو سنگسار کیا گیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کے قہری ہاتھ نے ایک لاکھ کو ہلاک کر دیا۔ ہم خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے غیر معمولی پیار کا مشاہدہ کرتے چلے آئے ہیں۔ ہمیں اس کی قدرتوں پر محکم یقین ہے۔ ہم بھلا تم سے ڈریں گے۔ ہم تو ساری دُنیا سے نہیں ڈرتے۔ جب انگریز سمجھتا تھا کہ اس کی دولتِ مشترکہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اس وقت اس نے احرار کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا۔ اس وقت بھی ہم نہیں ڈرے۔ نہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا۔ اب جبکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حالات بدل گئے ہیں۔ اور

احمدیت پر سُورج غروب نہیں ہوتا

ہم نے خدا تعالیٰ کے عظیم الشّان نشان دیکھ لئے۔ اب ہم اللہ کے سوا کسی اور سے بھلا کیوں ڈریں گے؟ ....

پس جہاں تک حکومت کا تعلّق ہے وہ خود جواب دے گی۔ یا وقت بتائے گا کہ وہ تمہاری دھمکیوں سے مرعوب ہوتی ہے یا نہیں۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن جہاں تک جماعتِ احمدیہ کا تعلّق ہے، میں تمہیں

واضح طور پر بتا دیتا ہُوں

اُس پیار کی وجہ سے جس کے متعلّق ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ پیار کے ساتھ میرے بندوں کا دل جیتو۔ تم اس قسم کے خیالات بھی اپنے دماغوں میں نہ لاؤ۔ کیونکہ گیدڑ بھبکیاں ہمیں خوفزدہ نہیں کرتیں۔ البتہ ہمارے دل میں گدگدی ضرور پیدا کرتی ہیں ہمارے چہروں پر مسکراہٹ ضرور آجاتی ہے کہ یہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ تم فتنہ و فساد کو اس ملک میں اس حد تک پھیلانے میں کامیاب ہوگئے (ہماری دُعا ہے اور ہمیں اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے حالات نہیں پیدا ہونے دے گا۔ لیکن اگر کے ساتھ مَیں بات کر رہا ہوں) اور حکومتِ وقت اس عظیم مملکت کے شہریوں کی حفاظت کرنے کے قابل نہ رہی تو پھر جیسا کہ مَیں پہلے بتا چکا ہُوں جب احمدی کے سامنے اپنی جان و مال کی حفاظت، اور بالخصوص غلبۂ اسلام کی مہم کی حفاظت کا سوال پیدا ہُوا تو اس دن تمہارے بڑے بھی اور تمہارے چھوٹے بھی۔ تمہارے مرد بھی اور تمہاری عورتیں بھی یہ مشاہدہ کریں گی کہ تمہارے دل میں اس دُنیا کی زندگی اور اس کے عیش و آرام سے جو محبّت ہے اُس سے کہیں زیادہ ہمیں خدا کی راہ میں جان دینے سے محبت ہے۔

باقی رہا یہ کہ دوست مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان حالات میں ہم کیا کریں۔

مَیں آپ سے کہوں گا

پہلے سے زیادہ دُعائیں کریں۔ آپ پُوچھتے ہیں کہ اِن حالات میں ہم کیا کریں۔ مَیں کہوں گا کہ جس خدا پر تم نے بھروسہ کیا ہے وہ قادر و توانا خدا ہے۔ اُس نے تمہاری اسّی سالہ زندگی میں کبھی بے وفائی نہیں کی۔ اب بھی بے وفائی نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ سچّے وعدوں والا ہے۔ تم اس کے وفادار بندے بنے رہو اور اپنی زندگی کے ہر لمحہ یہ ثابت کرتے رہو کہ تم اُس کے وفادار بندے ہو۔ پھر تم دیکھو گے کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سایہ میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ گے۔ دُنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کے منشاء کو ناکام نہیں کرسکتی۔ خُدا نے احمدیّت کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا فیصلہ فرمایا ہے۔ آسمانوں پر خدا کا یہ فیصلہ ہے اور زمین پر جاری ہوچکا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ساری دُنیا پر غالب آئے گا۔ خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے جس طرح ہم دیکھتے ہیں اسی طرح دُنیا کے تمام ممالک اور اقوام بھی دیکھیں گی۔

خُدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے

یہ تو ضرور پُورا ہوگا۔ البتہ جماعتِ احمدیّہ کو قربانیاں دینی پڑیں گی۔ بعض افراد کو شاید جان کی قربانی دینی پڑے، بعض کو مال کی قربانی دینی پڑے۔ یہ تو ضرور ہوگا۔ لیکن جس مقصد کے لئے جماعت کو پیدا کیا گیا ہے اس مقصد میں انشاء اللہ ناکامی نہیں ہوگی۔ ....

پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ان حالات میں

دُعائیں کریں اور بہت دُعائیں کریں

کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے اُن کی فلاح و بہبود اور تائید و نصرت کے سامان پیدا کر دے۔ جس طرح وہ ہم سے پیار کا سلوک کرتا ہے اسی طرح اُن سے بھی پیار کرنے لگے۔ یہ لوگ بھی سمجھ جائیں اُن کو بھی عقل آجائے اور خدا کے ایک عاجز اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ایک عظیم رُوحانی جرنیل کی جماعت میں شامل ہونے کی اُن کو بھی توفیق ملے۔ قرآن کریم کا یہ وعدہ ہے۔ تاہم کئی بدقسمت مر جاتے ہیں۔ لیکن کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو لمبے عرصہ تک مخالفانہ حرکتیں کرتے اور مخالفانہ منصوبے باندھتے رہتے ہیں۔ وہ دُکھ دیتے اور گالیاں نکالتے ہیں۔ مال لُٹواتے ہیں۔ اور آگیں لگواتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر ایک وقت آتا ہے کہ ان پر حقیقت کھُل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے پیار کے جلوے ظاہر کرتا ہے۔ اور الٰہی نور اُن کو سارے اندھیروں سے باہر لے آتا ہے۔ پھر وہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت

جو آپؐ کے مہدی معہود کے ذریعہ غلبۂ اسلام کے لئے قائم کی گئی ہے اس کے فرد بن جاتے ہیں چنانچہ کل تک جو آگیں لگانے والے، دُکھ دینے والے، لوٹ مار کرنے والے، قتل کے منصوبے بنانے والے تھے، آج ایک عاشقِ خدا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی اور جاں نثار بن جاتے ہیں۔ اور اسلام کی سربلندی کے لئے بے لوث خدمت کو شعار بنالیتے ہیں۔ اور جان و مال اور وقت کی قربانی دینے میں فخر محسوس کرنے لگ جاتے ہیں ....

میرا خیال ہے کہ مَیں نے

ایک احمدی کا جو صحیح مقام ہے

وہ آپ کو سمجھا دیا ہے۔ آپ دعائیں کریں اور اس مقام پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ کیونکہ ہمارے لئے جو وعدے ہیں اور ہمیں جو بشارتیں ملی ہیں۔ وہ اس شرط کے ساتھ ملی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جس مقام پر سرفراز فرمایا ہے اُس کو بھولنا نہیں۔ اور اس کو چھوڑنا نہیں۔ خدا تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتے رہنا ہے، اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھنا۔ بے لوث خدمت میں آگے رہنا ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ہے۔ اور جب دُنیا پیار کو کلّی طور پر قبول کرنے سے انکار کر دے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو یاد رکھنا ہے کہ

"آؤ نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں"

اور عاجزانہ دُعاؤں کے ساتھ رحمتِ الٰہی کو جذب کرکے، اور مستانہ وار اپنے ربّ کریم کی طرف رجوع کرکے خدائے قادر و توانا کی غیرت کے عظیم نشان دیکھنے کی کوشش ہمارا فرض ہے۔ ایسے حالات میں ہماری یہ دعا ہوگی کہ اَے رحیم خدا! ہمیں مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرما تیو جس کے نتیجہ میں "ظلمات" خدا کے نُور سے بدل جائیں اور دُنیا

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (الزمر : ۷۰)

کا نظارہ دیکھنے لگ جائے۔

اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن ۞

کیا رابطہ عالمِ اسلامی شریعتِ اسلامیہ پر حاکم ہے یا اس کے تابع ؟

تکفیر و تخریب کا ایک عالمی منصوبہ

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں ۔۔۔ دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں ۔۔۔ خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے ۔۔۔ جان و دل اس راہ پر قربان ہے
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب ۔۔۔ کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب
(المسیح الموعودؑ)

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

①

شریعتِ اسلامیہ ایک مکمل شریعت اور ایک جامع مانع ضابطۂ حیات ہے ۔ وہ زندگی کے ہر شعبہ اور پہلو میں ہماری رہنمائی کرتی ہے ۔ اگر شریعت اسلامیہ ایک طرف ہماری روحانی اور اخلاقی اقدار و صلاحیتوں کو ترقی دیتی ہے تو دوسری طرف عقل و فہم اور تدبّر و تفکّر کی قوّتوں جلا بخشتی ہے ۔ قرآن مجید " اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ " " اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ " " لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا " کے ارشادات کے ذریعہ انسان کو (جن میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں) دینی و دنیوی اُمور میں اپنی عقل و سمجھ اور فہم و فراست کو استعمال کرنے کا حکم دیتا ہے ۔ کیونکہ بعض لوگ مکّہ میں بیٹھ کر ایک نفسِ قدسی اور صدوق و امین کے بارہ میں نعوذ باللہ ساحر ۔ کذّاب اور مجنون وغیرہ کے ناپاک الفاظ استعمال کر کے لوگوں کو ورغلاتے ہیں تو بعض لوگ " والمرجفون فی المدینۃ " کے مطابق مدینہ میں بیٹھ کر بھی جھوٹی افواہیں پھیلاتے اور الزام تراشی کرتے ہیں ۔ اس لئے مومنوں کو ارشاد فرمایا ۔ کہ تمہارا فرض ہے " فَتَبَیَّنُوْا " کہ تم ان افواہوں اور الزاموں کے بارہ میں پوری پوری تحقیق کرو ۔ تاکہ بعد میں حقائق کے آشکار ہونے پر تمہیں شرمندگی نہ ہو ۔

چونکہ انسانی دماغ ایک جیسے نہیں ہوتے ۔ ہر ایک کا اپنا اپنا اندازِ فکر ہوتا ہے ۔ کسی کا تعمیری اور کسی کا تخریبی ۔ طبعی طور پر افراد میں اختلافِ آراء اور اختلافِ عقائد و نظریات بھی ہو سکتا ہے ۔ اس لئے اسلام جہاں پر ہر انسان کو آزادیٔ مذہب اور حُرّیتِ ضمیر کا حق دیتا ہے ۔ وہاں پر مذہبی اور دینی اُمور میں مومنوں کو قال اللہ اور قال الرسولؐ کی طرف رجوع کرنے کا ارشاد فرماتا ہے ۔ تاکہ دلائل و براہین کی روشنی میں احقاقِ حق ہو سکے ۔ چنانچہ فرمایا :-

(الف) - " فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۔
(النساء : ع)

(ب) اَفَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِیْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ اِلَیْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۔ (انعام ع۱۴)

کہ اگر دینی مسائل و اُمور میں اختلافِ آراء ہو ۔ تو اگر تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ پر سچّا ایمان ہے تو ان متنازعہ فیہ مسائل کے حل کے لئے اللہ تعالیٰ (یعنی کلام اللہ قرآن مجید) اور اللہ تعالےٰ کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی احادیث نبویہ صلعم) کی طرف رجوع کرو ۔ اور شرعی معاملات میں اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی حَکَم نہیں ہو سکتا کیونکہ اُس نے ایک مفصّل جامع مانع کتاب یعنے قرآنِ مجید نازل فرمایا ہے ۔ وہ ایک مکمل رہنمائی و ہدایت ہے ۔ پس دینی و شرعی امور میں ہر مسلمان قال اللہ اور قال الرسُول یعنی شریعتِ اسلامیہ کے تابع ہے نہ کہ اس پر حاکم ۔ خواہ وہ شخص دینی یا دنیوی اعتبار سے کتنے ہی اثر و رسُوخ اور وجاہت و اقتدار کا مالک ہو ۔ الغرض ہر شرعی ادارے اور رابطے کی گردن شریعتِ اسلامیہ کے جوئے کے نیچے ہے ۔ خواہ اس ادارہ کو مذہبی یا سیاسی اعتبار سے کتنا بھی تسلّط و اقتدار حاصل ہو ۔ جب تک کہ وہ اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے ۔ شرعی اُمور میں قال اللہ اور قال الرسُول جس کی تائید میں ہوں گے ۔ وہ فرد یا ادارہ یا فریق حق پر ہوگا ۔ محض سیاسی تحکّم و اقتدار شرعی امور میں کام نہ آسکے گا ـــــ !!

②

اب آیئے ! ہم قال اللہ اور قال الرسول کی روشنی میں اس امر کا ایک مختصر سا جائزہ لیتے ہیں ۔ کہ اسلام کیا ہے ؟ ایمان کیا ہے ؟ اور مسلمان کسے کہتے ہیں ؟ چنانچہ ہم پہلے قرآن مجید کی طرف رجُوع کرتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔

(۱) ۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ
(آل عمران رکوع ۲)

(۲) اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
(المائدہ ع ۱)

(۳) هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۔
(حج ع ۱۰)

(۴) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء ع۱۳)

(۵) وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۔ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۔
(الحجرات ع ۲)

یعنی خدا تعالےٰ کے نزدیک اب اصل دین یہ اسلام ہے ۔ اس دین کو خدا تعالیٰ نے ہر لحاظ سے مکمل کر دیا ہے ۔ اور اس طرح اپنی نعمت کو بھی پورا کر دیا ہے ۔ اور اسی دینِ اسلام کو اب اس نے بنی نوع انسان کے لئے پسند فرمایا ہے ۔ اور اس دین کو قبول کرنے والوں کا نام خود خدا نے " مسلمان " رکھا ہے ۔ اب اگر کوئی شخص اپنے اسلام کے اظہار کے لئے اسلامی طریق پر تمہیں سلام کہتا ہے تو فوراً اُسے یہ نہ کہہ دو کہ تو مومن نہیں ۔ اور نہ ایک دوسرے کو بُرے الفاظ و القاب سے یاد کرو ۔ اگر کوئی شخص اپنے ایمان کا اظہار کرتا ہے ، اس کے لئے از راہِ تمرد و تمسخر فاسق وغیرہ کا لفظ بھی استعمال کرنا معیوب بات ہے ۔ پس ان آیاتِ قرآنیہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص دینِ اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسُوب کرتا ہے اس کے عقائد و تعلیمات کو ماننے اور اُن پر عمل پیرا ہونے کا مدعی ہے خدا تعالےٰ نے ایسے شخص کا نام مُسْلِم یعنی مسلمان رکھا ہے ۔ ایسے مُسْلِم کے لئے غیر مومن یا فاسق و کافر کے الفاظ استعمال کرنا منشاءِ خداوندی کے خلاف ہے ۔

اب ہم اس سلسلہ میں قال الرسول کی طرف رجوع کرتے ہوئے چند احادیثِ نبویہ صلعم درج کرتے ہیں جن میں ایمان ۔ اسلام اور مسلمان کی تعریف بیان کی گئی ہے :-

(الف) - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مسجد نبوی میں صحابہ کرام کی مجلس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اس سوال پر کہ ایمان کیا ہے ۔ اور اسلام کیا ہے ؟ ارشاد فرمایا :-

" الاسلامُ ان تشهد ان لا الٰه الّا اللّٰه وانّ محمّدًا رسول اللّٰه وتقیم الصلٰوة وتؤتی الزکٰوة وتصوم رمضان وتحجّ البیت ان استطعت الیه سبیلًا ۔

اسلام یہ ہے کہ تو اس امر کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلعم ، اللہ تعالیٰ کے رسُول ہیں ۔ نمازیں ادا کرے ۔ زکوٰۃ دے ۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھے ۔ اور اگر حج کی استطاعت ہو تو حج کرے ۔

اور ایمان کیا ہے ؟ کے جواب میں فرمایا :-

" قال اَن تؤمن باللّٰه وملٰئکته وکتبه ورسُله والیوم الاٰخر وتؤمن بالقدر خیره وشرّه " ۔

کہ تو اللہ تعالیٰ ۔ اس کے فرشتوں ۔ اس کی کتابوں ۔ اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے ۔ اسی طرح قضاء و قدر اور اس کے نفع و ضرر پر بھی ایمان رکھے ۔ (مسلم شریف جلد اوّل کتاب الایمان)

متذکرہ بالا احادیث میں چھ ایمانی عقائد اور پانچ بنیادی اسلامی ارکان کا ذکر فرمایا گیا ہے ۔ جن میں یہ شرائط پائی جائیں وہ مومن مسلمان ہوں گے ۔

(ب) " قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بُنی الاسلام علیٰ خمسٍ شهادة ان لا الٰه الّا اللّٰه وانّ محمّدًا عبده ورسُوله ۔ واقام الصلٰوة وایتاء الزکٰوة وحجّ البیت وصوم رمضان " ۔

(مسلم شریف جلد اوّل باب بیان ارکان الاسلام و دعائمه العظام)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے ۔ ① کلمۂ شہادت اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ اور حضرت محمد صلعم اللہ تعالیٰ کے رسُول ہیں ۔ ② نماز ادا کرنا ③ زکوٰۃ دینا ۔ ④ بیت اللہ کا حج کرنا ۔ ⑤ رمضان کے

گویا اسلام کے یہ پانچ بنیادی ارکان ایک مسلمان کے قلبی ایمانی عقائد کے پانچ عملی ثبوت ہیں ۔ شرعی نقطۂ نگاہ سے ان اعمال و ارکان کا بجالانے والا مسلمان ہے ۔ کیونکہ ان ارکانِ اسلام کی بجا آوری اس کے قلب کی ایمانی حالت کی آئینہ دار ہے ۔

(ج) " مَن صلّی صلٰوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذٰلک المُسْلِمُ الذی له ذمّة اللّٰه ورسوله فلا تخفروا اللّٰه فی ذمّته " ۔ (بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۵ مصری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص ہماری نماز (اسلامی طریق پر نماز) پڑھتا ہے اور ہمارے

قبلہ کی طرف رخ کرتا ہے اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے پس وہ شخص ایک "مسلمان" ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم اس کے مسلمان ہونے کی ذمہ داری اور گارنٹی لیتے ہیں۔ پس اے مسلمانو! خدا تعالیٰ کی دی ہوئی اس حفاظت اور ذمہ داری کو مت توڑو!

(د) عن ابی هریرة رضی اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الرجل لاخیه یا کافر فقد باء به احدهما
(بخاری شریف جلد ۴ صفحہ ۔)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے کو کافر کہہ کر پکارتا ہے تو یہ کفر ان میں سے کسی ایک پر لوٹ کر پڑتا ہے یعنی اگر وہ شخص جس کو اس نے کافر کہہ کر پکارا ہے حقیقتاً کافر نہیں بلکہ مسلمان ہے تو یہ کفر اس کافر کہنے والے شخص پر لوٹ کر پڑے گا۔ یعنی کہنے والا یا طعن کرنے والا خود کافر ہو گا۔

مذکورہ بالا دونوں احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ جو شخص اسلامی ارکان کا پابند ہو اسے "کافر" قرار دینا نہایت ہی ناپسندیدہ فعل ہے۔ جب ایک اسلامی ارکان کے پابند شخص کو مسلمان قرار دے کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی حفاظت کی گارنٹی و ذمہ داری دی ہے تو اس دی گئی ذمہ داری کے خلاف کسی شخص یا ادارے کا کوئی قولی یا فعلی اقدام اسلامی تعلیمات کے صریحاً خلاف ہے۔ اگر کوئی جسارت کرکے ایسا اقدام کرے تو حسب ارشادِ نبوی صلعم کفر اس پر لوٹ کر پڑے گا۔ گویا وہ خود کافر ہو جائے گا۔ اس لئے تکفیر بازی کے ناپاک مشغلہ سے باز رہنا ہی مناسب ہے۔

(هـ) انسانی کانشنس کہتی ہے کہ اگر کوئی شخص کلمۂ طیبہ پڑھ کر اپنے اسلام کا اظہار کرتا ہے تو ایمان کے بارے میں اس کا اپنا قول ہی قابل اعتماد ہو گا۔ یہ نہیں کہ ایسے شخص کے دل کو پھاڑ کر اس کی اندرونی کیفیت سے کوئی آگاہ ہو۔ اور نہ ہی قلبی کیفیت ان مادی آنکھوں سے نظر آنے والی چیز ہے۔ اور نہ ہی ابھی تک کوئی ایسا آلہ یا X-Ray ایجاد ہوا ہے جو کسی انسان کی ایمانی قلبی کیفیت کے بارہ میں صحیح تشخیص کر سکے جس سے مفتیانِ دین فائدہ اٹھا سکیں۔

چنانچہ اس بارہ میں مندرجہ ذیل حدیث بھی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

عن اسامة بن زید ... قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریة فصبحنا الحرقات من جهینة فادرکت رجلاً فقال لا اله الا اللہ فطعنته فوقع فی نفسی من ذلک فذکرته للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقال لا اله الا اللہ وقتلته قال قلت یا رسول اللہ انما قالها خوفاً من السلاح قال افلا شققت عن قلبه حتی تعلم اقالها ام لا فما زال یکررها علی حتی تمنیت انی اسلمت یومئذ (مسلم شریف باب تحریم قتل الکافر بعد قوله لا اله الا اللہ - بحوالہ فتح الملہم صفحہ ۲۶)

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ (چھوٹا لشکر) میں بھجوایا اور ہم نے جہینہ قبیلے کے "حرقات" کہلانے والے حصہ پر حملہ کیا۔ اس حملہ میں ایک شخص کو میں نے پکڑا اس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ دیا۔ مگر میں نے پھر بھی اسے نیزہ مار کر ختم کر دیا۔ میرے دل میں اس واقعہ کا اثر تھا۔ میں نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ جب اس شخص نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ دیا تھا پھر بھی تو نے اسے قتل کر دیا؟ اس پر میں نے عرض کی کہ اس نے ہتھیاروں کے ڈر کی وجہ سے کلمہ پڑھا تھا۔ اس پر آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تو نے اس کا دل پھاڑ کر کیوں نہ دیکھ لیا تاکہ تمہیں پتہ چل جاتا کہ اس نے دل سے کلمہ پڑھا ہے یا نہیں؟ اور یہ بات آنحضرت صلعم مجھے بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ (ندامت کی وجہ سے) مجھے یہ خواہش ہوئی کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا فکیف تصنع بلا اله الا اللہ اذا جاءت یوم القیمة
(فتح الملہم شرح مسلم صفحہ ۲۶)

کہ اے اسامہ! قیامت کے روز جب وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ تیرے سامنے آئے گا تو اس دن تو کیا کرے گا۔ یعنی کیا جواب دے گا؟

پس یہ حدیث "تکفیر" کا ناپاک شغل اختیار کرنے والوں کے لئے مشعلِ راہ اور موجب ہدایت ہے۔ کیونکہ جو شخص کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر اپنے اسلام کا اقرار و اظہار کرتا ہے اس کا یہ اظہار ہی کافی ہے۔ دل کو پھاڑ کر دیکھنے کا اختیار کسی کو بھی نہیں دیا گیا کیونکہ "واللہ علیم بذات الصدور" دلوں کی کیفیت کو جاننے والا صرف خدا ہے۔ اور جزا سزا یا عذاب و ثواب دینا بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ اس لئے کوئی انسان یا رابطہ یا ادارہ تختِ الوہیت پر بیٹھنے کا مجاز نہیں کہ شرعی تعلیمات کے خلاف کسی شخص کے اظہار اسلام و اقرار لسانی کو نظر انداز کرکے محض اپنے ظن سے ایسے شخص کے نہ صرف مسلمان ہونے سے انکار کرے بلکہ دیدہ دلیری سے کفر کا فتوے لگائے۔ العیاذ باللہ۔ نیز کافر گو مفتیوں اور علماء کے پاس خود اپنے

مسلمان اور مومن ہونے کی کیا سند اور اتھارٹی ہے؟ کیا ان کے اپنے ایمان کے اظہار کے لئے صرف ان کی اپنی زبانوں کا اقرار ہی کافی ہے؟ ان کے دلوں کی کیفیت کس نے دیکھی ہے؟ جب ان کے اپنے مسلمان ہونے کے لئے ان کا اپنا ہی اقرار کافی ہے تو یہ حق وہ دوسروں کو کیوں دینا نہیں چاہتے۔ جس حق کو شریعت نے ہر مسلم کے لئے تسلیم کیا ہے؟ جو چیز یعنی اصول یا قاعدہ وہ اپنے نفس کے لئے پسند کرتے ہیں وہی دوسروں کے لئے کیوں پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه کہ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے۔

(۳)

ناظرینِ کرام! اسلام کیا ہے اور مسلمان کون ہے؟ کی تعریف اور قدرے تفصیل آپ قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے مطالعہ کر چکے ہیں۔ آئیے اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کیا جماعت احمدیہ کے اندر ایمان و اسلام کی بیان کردہ شرائط پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ اب ہم آپ کے سامنے اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی چند تحریرات پیش کرتے ہیں جس میں آپ نے خود اپنے عقاید کا اعلان فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں ایک ذرہ کم کرے یا ترکِ فرائض یا اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمۂ طیبہ پر ایمان رکھیں لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لائیں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں"
(ایام الصلح صفحہ ۸۶)

فرمایا:-

(ب) "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کرکے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔"
(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۷ تقطیع خورد)

فرمایا:-

(ج) "میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جل شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں ہوں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے۔ اور لکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے یہ خود اس کی غلط فہمی ہے۔ اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا۔ میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہو گا" (کرامات الصادقین)

فرمایا ؎

(د) ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں!
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب
(دُرِّ ثمین)

فرمایا ؎

(ھ) وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہُوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
(دُرِّ ثمین)

فرمایا ؎

(و) بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
ہر تار و پود من بسراید بہ عشقِ او
از خود تہی و از غمِ آں دلستاں پُرم
جانم فدا شود بہ رہِ دینِ مصطفٰے
ایں است کام دل اگر آید میسّرم
(ازالۂ اوہام)

شرائطِ بیعت

جماعتِ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے دس شرائط تجویز فرمائی ہیں. جب کوئی متلاشیٔ حق صدقِ دل سے ان شرائط کو قبول کرتا ہے تو اُسے ایک فارمِ بیعت پُر کرکے بغرضِ منظوری جماعتِ احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھجوانا ہوتا ہے ان دس شرائطِ بیعت میں سے نمونۃً صرف چار شرطیں درج ذیل کی جاتی ہیں.

شرطِ اول:- بیعت کنندہ سچے دِل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو۔ شرک سے مجتنب رہے گا.

شرطِ سوم:- یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسُولؐ کے ادا کرتا رہے گا. اور حتی الوسع نمازِ تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے میں مداومت اختیار کرے گا. اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا.

شرطِ ششم:- یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آئے گا. اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا. اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا.

شرطِ ہشتم:- یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا.

نوٹ:- جب کوئی شخص شرائطِ بیعت تسلیم کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہے. تو اسے مندرجہ ذیل الفاظ میں بیعت کرنا ہوتا ہے.

بیعت کے الفاظ

اَشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد انّ محمّدًا عبدہ و رسُولہٗ (دوبار). مَیں آج ناصر (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ) کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں. اور اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں. اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا. شرک نہیں کروں گا. دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا. اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا قرآن کریم اور احادیث پڑھنے پڑھانے یا سُننے میں کوشاں رہوں گا. جو نیک کام مجھے آپ بتائیں گے ان کے ہر طرح آپ کا فرمانبردار رہوں گا. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّین یقین کروں گا. اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا.

استغفر اللّٰہ ربّی من کلّ ذنب و اتوب الیہ. (دوبار)

ربِّ انّی ظلمتُ نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنبی فانّہٗ لا یغفر الذّنوب الّا انت (تین بار)

اے میرے رب مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا. اور مَیں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں. تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت کی منظوری عطا ہونے پر وہ بیعت کُنندہ باقاعدہ جماعتِ احمدیہ میں شامل ہو جاتا ہے. اور حسبِ اقرارِ بیعت اپنے اندر اخلاقی و رُوحانی انقلاب لاتا ہے. ارکانِ اسلام کی پابندی کرتا ہے. تو دوسری طرف تبلیغی جہاد یعنی خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے ہمہ تن مشغول ہو جاتا ہے. اور خندہ پیشانی سے اس سلسلہ میں قربانیاں پیش کرتا اور ایک روحانی لذت و فرحت پاتا ہے.

متذکرہ بالا شرائطِ بیعت اور الفاظِ بیعت اور عقائد بانیٔ سلسلہ احمدیہ پڑھ کر ہر سنجیدہ اور غیر جانبدار شخص اِس امر کا اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ جماعتِ احمدیّہ میں وہ سب شرائطِ ایمان و اسلام (جو قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہؐ میں بیان کی گئی ہیں) بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں اور وہ مسلمان ہیں ؎

اور یہی حقیقت ہے. تبھی تو اللہ تعالیٰ اِس جماعت کو خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کی توفیق دے کر نواز رہا ہے. جس کے نتیجہ میں یہ جماعت ہر مُلک و طبقہ میں پھیل رہی اور ترقی کر رہی ہے. اور خدائی انوار و برکات سے بہرہ ور ہو رہی ہے یہ امر ذہن نشین رہے کہ جماعتِ احمدیہ کا ہر فرد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ۔ برضا و رغبت خود کلمۂ شہادۃ پڑھ کر داخلِ جماعت ہوتا ہے. شریعتِ محمدیّہ ہی اس کی زندگی میں جاری و ساری ہوتی ہے. اور وہ اپنے اسلام و ایمان پر مطمئن ہوتا ہے. اور جماعت کا قریباً ہر فرد ماشاء اللہ لکھا پڑھا سمجھدار اور دینداری کا جذبہ رکھنے والا ہوتا ہے.

(باقی آئندہ)

پاکستان میں
احمدیوں پر ہو رہے شدید مظالم کے خلاف لنڈن میں
حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا بیان

منقول از اخبار پرتاپ جالندھر مورخہ ۸ ؍جون ۱۹۷۴ء

"لندن ۷ ؍جون۔ احمدیوں کے مذہبی قائد سر محمد ظفر اللہ خان نے پاکستان میں احمدیوں پر ڈھائے جا رہے مظالم پر گہری تشویش اور غم و غصّہ کا اظہار کرتے ہوئے یہاں ایک انٹرویو میں کھلے طور پر الزام لگایا کہ پنجاب میں احمدیوں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں. اور صوبائی حکام اور پولیس ان کی حفاظت نہیں کر رہی. آپ نے عالمی سماج اور انسانی حقوق کمیشن اور دیگر ایسے بین الاقوامی اداروں سے کھُلی اپیل کی ہے کہ وہ اپنے نمائندے موقعہ پر بھیج کر ان مظالم کی جانچ کرائیں. اور تباہ ہو رہے احمدیوں کو ریلیف پہنچانے کے انتظامات کریں. سر ظفر اللہ کی عالمی سماج کو یہ کھُلی اپیل ظاہر کرتی ہے کہ 20 لاکھ احمدی سماج کا جس نے بہترین اور نامور جرنیل. سفیر اور سول سرونٹ پیدا کئے ہیں پاکستان سرکار کی تحفظ بارے یقین دہانیوں پر کوئی بھروسہ نہیں رہا. آپ نے کہا کہ اخبارات میں خبروں کے مکمل بائیکاٹ سے ظاہر ہے کہ صورتِ حال یہاں پہنچنے والی خبروں سے کہیں بدتر ہے. آپ نے کہا کہ اب تک راجدھانی اسلام آباد اور پنجاب کے ایک درجن مقامات پر 20- احمدی قتل ہو چکے ہیں. ان کی دس مسجدیں گرائی جا چکی ہیں. اور پانچ سَو سے زیادہ مکان اور دکانیں جلائی جا چکی ہیں. دو ہزار سے زائد احمدی بے گھر کر دیئے گئے ہیں. اور سینکڑوں کی اندھا دُھند گرفتاریاں کی گئی ہیں. آپ نے کہا کہ مجموعی طور پر پولیس احمدیوں پر مظالم کے تئیں بے رُخی اپنائے ہوئے ہے. کئی اہم موقعوں پر پولیس احمدیوں پر یہ واضح کر چکی ہے کہ وہ (احمدی) خود بھی اپنا تحفظ نہیں کر سکتے. جو کوئی خود اپنے تحفظ کی کارروائی کرتا ہے اسے گرفتار کر لیا جاتا ہے. احمدی دشمن عناصر کے ساتھ پولیس کی ملی بھگت کی مثالیں دیتے ہوئے سر ظفر اللہ نے کہا کہ 30 مئی کو لاہور سے پولیس احمدیوں کے ہیڈ کوارٹرز ربوہ گئی اور وہاں گلی سڑکوں پر آ جا رہے 72 لوگوں کو گرفتار کر لیا. جب کچھ سرکردہ احمدیوں نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا تو پولیس کا جواب تھا کہ ہمیں تو ایک سَو احمدی گرفتار کرنے کا حکم ملا ہے. سر ظفر اللہ خان نے مزید بتایا کہ ایک اور موقعہ پر ربوہ سے گرفتار ایک احمدی کو لائلپور لا کر ایک ہجوم کے حوالے کر دیا گیا. جس نے چاقوؤں کے 17 وار کرکے اُسے ڈھیر کر دیا. آپ نے کہا کہ یہ بات خاص ہے کہ زیادہ تر قتل اور مسجدوں کو گرانے کی کارروائیاں کرفیو کے دوران ہوئیں. آپ نے انکشاف کیا کہ امریکہ میں اُن کے فرقہ کے سربراہ اِس بارے انسانی حقوق کمیشن سے رابطہ قائم کئے ہوئے ہیں. جبکہ جنیوا میں ہمارے نمائندوں نے عالمی ریڈ کراس سے ذاتی اپیلیں کی ہیں. آپ نے کہا کہ پنجاب میں صورتِ حال ابھی بھی تشویشناک ہے. لاہور میں بھاری تناؤ ہے اور احمدیوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں. خاص کر مجھے احمدیہ تحریک کے سربراہ حضرت مرزا ناصر احمد کی فکر ہے. کیونکہ اُنہیں ان جھگڑوں میں ملوّث کرنے کے لئے قانون کو توڑا مروڑا جا رہا ہے. آپ نے پاکستان سرکار کی کڑی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ زیرِ عتاب احمدیوں کو ریلیف دینے کے لئے کوئی اقدامات نہیں کئے جا رہے. اور کہ سیاسی طور پر اُنہیں نیشنل اسمبلی کی طرف سے غیر مُسلم قرار دلوانے کی کوششوں کو شرمناک بتایا."

وِلادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یکم جون ۷۴ء بروز ہفتہ بوقت ۸½ بجے شب خاکسار کو پہلا پوتا عطا فرمایا ہے. یہ عزیزم صدیق احمد امینی سلمہ اللہ کا بیٹا ہے. فالحمد للہ علیٰ ذٰلک. احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین ثم آمین.

طالبِ دُعا خاکسار: شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی.

رابطۂ عالم اسلامی کی مکہ کانفرنس کا فتوائے کفر اور جماعت احمدیہ کی مخالفت

از مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی سیکرٹری تبلیغ بھدرواہ کشمیر

اخبار الجمعیۃ دہلی میں رابطۂ عالم اسلامی کی مکہ کانفرنس کا شائع شدہ ریزولیشن درباره تحریک احمدیت مطالعہ میں آیا۔ کانفرنس کا جماعت پر نہ تو فتوئے کفر نیا ہے اور نہ اس کی مخالفت کا منصوبہ ہمارے لئے اجنبا ہے۔ جماعت اس کی عادی ہو چکی ہے ہم لوگ ایسے فیصلوں سے نہ کبھی گھبراتے ہیں نہ دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے لئے قرآن کریم کی آیات بہت بڑی ڈھارس ہیں جن میں باری تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ (سورہ فرقان) یعنی ہم نے ہر ایک نبی کے دشمن مجرموں سے بنائے۔ نیز فرمایا کہ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ (سورہ الانعام) کہ ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے شیطانی فطرت رکھنے والوں کو اسی طرح ہر نبی کا دشمن بنا دیا ہے۔ اس قرآنی ارشاد کے مطابق دنیا کی تاریخ بھی اس امر پر شاہد ہے کہ جب بھی خدا تعالےٰ کا کوئی مامور اور مرسل مبعوث ہوا تو شیاطین الانس والجن یعنی عوام اور خواص اس کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور مومنوں کی جماعت کو ہر قسم کی ایذا رسانی روا رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے۔ پس جماعت احمدیہ کے نزدیک رابطۂ عالم اسلامی کا حالیہ تکفیر بازحربہ کوئی انوکھا نہیں ہے۔ ایسی مخالفت کبھی احرار کے روپ میں ظاہر ہوئی (جس کی تمام بنیاد تبلیغی کانفرنس منعقدہ ۱۹۳۴ء قادیان کے جلسۂ عام میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اعلان کیا تھا کہ

"مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سابقہ پڑا ہے یہ مجلس احرار ہے۔ اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے"

اسی طرح سیالکوٹ رام تلائی کے جلسہ میں ۱۹ مئی ۱۹۲۵ء کو متکبرانہ لہجے میں یہ اعلان کیا کہ:۔

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہی ہاتھوں سے تباہ ہو (سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری ... جون ۱۹۴۱ء)

اب دیکھو کہاں ہے مجلس احرار۔ اور کہاں گئے جماعت کو تباہ کرنے والے۔ احمدیت تو قائم ہے اور روز افزوں ترقی پر ہے۔ مگر اسے مٹانے والے خود ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور ان کا نام و نشان نہ رہا!!!

احرار کے بعد مودودی صاحب کی سرکردگی میں جماعت کے خلاف ۱۹۵۳ء میں ایک بڑا خطرناک طوفان اٹھا۔ مگر یہ طوفان بھی جماعت کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ بلکہ جماعت اس میں بھی زیادہ سرخرو ہو کر نکلی۔ اور معجزانہ طور پر اس کی ترقی ظاہر ہوئی۔

جماعت احمدیہ کی ۸۵ سالہ لمبی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ مخالفین کی شدید مخالفت کے باوجود اللہ تعالےٰ نے اس پودے کو آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے بمطابق تحریر اخبار زمیندار ۹ر اکتوبر ۱۹۳۲ء "اب ایک تناور درخت بنا دیا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف مشرق میں دوسری طرف مغربی ممالک میں پھیلتی نظر آتی ہیں"

واضح ہو کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کی یہ ترقی اتفاقی نہیں بلکہ اس ترقی کی قبل از وقت پیشگوئی کی گئی۔ اسی طرح جماعت کی تدریجی ترقی بجائے خود نشانِ صداقت ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے عظیم بشارتیں دیتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تابروزِ قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے ...... اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۴۵، ۱۴۶)

(۲)

اگرچہ جماعت احمدیہ کی معجزانہ ترقی اور مخالفین کی ناکامی اور نامرادی بہت بڑا نشان صداقت ہے لیکن جب ہم علماء کی مخالفت اور ان کی تکفیر کے پہلو سے بزرگان سلف کے اقوال اور ان کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں بھی حضرت امام مہدی کے بارے میں اسی نوع کی پیشگوئیاں درج پاتے ہیں کہ علما کی طرف سے امام مہدی کی ایسی شدید مخالفت کرنا تقدیر الٰہی ہے

مثال کے طور پر جملہ فرقہ ہائے اسلام کے مسلّمہ بزرگ حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوحات مکیہ میں آتا ہے کہ

وَاِذَا خَرَجَ هٰذَا الْاِمَامُ الْمَهْدِيُّ فَلَيْسَ لَهٗ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اِلَّا الْفُقَهَاءُ خَاصَّةً فَاِنَّهٗ لَا يَبْقٰى لَهُمْ رِيَاسَةٌ وَلَا تَمْيِيْزٌ عَنِ الْعَامَّةِ

(فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴)

کہ جب امام مہدی آئیں گے تو ان کے سب سے زیادہ شدید دشمن اس زمانہ کے علماء اور فقہاء ہوں گے۔ کیونکہ اگر مہدی کو مان لیں تو ان کی عوام پر حکومت اور ان پر امتیاز باقی نہیں رہے گا۔

اسی طرح فرقہ اہلحدیث کے مسلّمہ عالم نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال اپنی مشہور کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۶۳ پر لکھتے ہیں:۔

"علماء وقت کہ خوگر تقلید و اقتداء آباء خود باشند گویند ایں مرد خانہ برانداز دین و ملت ماست و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل کنند"

یعنی علماء وقت اس کی (مہدی کی) مخالفت پر کھڑے ہو جائیں گے اور اس پر کفر اور گمراہ ہونے کا فتوے دیں گے اور کہیں گے کہ یہ شخص ہمارے مذہب و ملت کو تباہ کرنے والا ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب مکتوبات جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ مکتوب ۵۵ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"جب مسیح موعود آئے گا تو علماء ظواہر مجتہدات او را از علی نبینا علیہ السلام از کمال دقت و غموض ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب و سنت دانند"

"یہی حال مہدی علیہ السلام کا ہوگا۔ اگر وہ آ گئے تو سارے مقلد علمائے ان کے جانی دشمن بن جائیں گے اور ان کے قتل کی فکر میں ہوں گے۔ کہیں گے کہ یہ شخص تو ہمارے دین کو بگاڑتا ہے۔"

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۹۴۔۲۲۳)

اہل تشیع کے مسلّمہ مجتہد مولوی سید محمد سبطین صاحب اپنی مشہور تالیف "الصراط السوی فی احوال المہدی" کے صفحہ ۵۰۳ پر تحریر کرتے ہیں:۔

"علماء اس کے (یعنی مہدی کے) قتل کے فتوے دیں گے۔ اور بعض اہل دول اس کے قتل کے لئے فوجیں بھیجیں گے اور یہ تمام نام کے ہی مسلمان ہوں گے"

اسی طرح مشہور و معروف محدث علامہ جم شرحس تحت ادیم السماء سے بھی یہی پتہ چلتا ہے۔ نیز حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ "امام مہدی کو میرا سلام کہنا" یہ بھی بتاتا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلعم کو معلوم تھا کہ میری امت میں ایسے عالم بھی موجود ہوں گے جو منکرین قدیم کی پیروی میں مہدی پر لعنت و ملامت کریں گے۔ چنانچہ اس کے تریاق کے طور پر آنحضرت صلعم نے مہدی علیہ السلام کو اپنا سلام بھیجا۔ تا سمجھدار اس سے عبرت پکڑیں اور علماء کی غلط قیادت کے شکار نہ ہوں۔

پس سلف صالحین اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورۃ الصدر واضح حوالوں کی موجودگی میں اصل حقیقت کا سمجھ لینا چنداں مشکل نہیں ہے اب یہ بات ہر سچے مسلمان کے سوچنے کی ہے کہ جب سچے مسیح کی تمام تر علامات روئے زمین پر وقوع پذیر ہو کر اس منصب کے واحد دعویدار حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں پوری ہو چکی ہیں تو ایسی صورت میں کیا آپ حضرت مرزا صاحب کے منکر ہو کر جملہ ائمہ دین اور حدیث نبوی کے مخالفین و منکرین کے زمرہ میں جائیں گے یا آپ کو مان کر مومنوں کی صف میں شامل ہو جانا چاہیں گے۔ فتوے لکھنے والے خواہ مکہ میں بیٹھ کر فتوے لکھیں مگر تقوے کے متلاشی حق و صداقت کو اپنی چشم بصیرت سے دیکھ لیا کرتے ہیں اور اپنی عاقبت کو سنوارنے کے لئے ایسے اقدام کیا کرتے ہیں کہ بعد میں انہیں کف افسوس ملنا نہ پڑے فہل من مدکر۔

لازمی چندہ جات کا سالانہ حساب

تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر اس حساب میں کوئی غلطی یا فرق نظر آئے تو بلا توقف دفتر نظارت ہذا کو اطلاع دیں

ناظر بیت المال آمد قادیان

پاکستان میں اینٹی احمدیہ فسادات کی مصدقہ خبریں

بقیہ صفحہ (۲)

کہ آپ کے آدمی پہرے داروں کو جبراً گاڑی میں ڈال کر لے آئے ہیں۔ S.P. صاحب نے کہا آپ یہ بات نہ کریں۔ میں ایسا ہی کروں گا مجھے اُوپر سے یہی حکم ہے۔

نمازِ فجر کے بعد بعض نمازیوں کو مسجد کے دروازے سے پکڑ کر لے گئے۔ پولیس کی جیپ سڑکوں پر چکر لگاتی رہی۔ اور بازار آنے والوں اور طالب علموں کو زبردستی پکڑ کر چوکی لے جاتی رہی۔ محلہ دارالیمن جاکر اسی طرح گرفتاریاں کی جاتی رہیں۔ پکڑے ہوئے بچوں کے لیئے خواجہ مجید احمد ناشتہ لے کر چوکی گیا تو اُن کو گرفتار کر لیا گیا۔

اچانک فسادات

ربوہ کے اس معمولی واقعہ کو بہانہ بناکر سارے پنجاب میں احمدیوں کے خلاف لاقانونی۔ مار دھاڑ کے واقعات شروع ہو گئے۔

پنجاب کے مختلف شہروں سے احمدیوں کے خلاف شدید تشدد کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ جگہ جگہ بے گناہ احمدیوں کو زدوکوب کیا جارہا ہے۔ دکانات اور مکانات لُوٹے جا رہے ہیں۔ اور اُن کو آگ لگائی جارہی ہے یہ سب خلافِ قانون حرکات پولیس اور دیگر افسران کی موجودگی اور حاضری میں کی جارہی ہیں۔ ہر جگہ یہی رویہ نظر آتا ہے کہ قانون کے محافظ باوجود موقع پر موجود ہونے کے اور فتنہ کو فرو کرنے کی طاقت رکھنے کے خاموش تماشائی بنے کھڑے رہتے ہیں۔ اور احمدیوں کے خلاف تشدد جاری رہتا ہے۔ اور جہاں کہیں کوئی احمدی اپنے مال یا جان کی حفاظت کے لیئے مجبور ہو کر کوئی خود حفاظتی قدم اُٹھاتا ہے تو یہی قانون کے محافظ جو اس وقت تک سب تشدد آمیز کارروائیاں، لُوٹ، آتشزنی، توڑ پھوڑ وغیرہ اپنے سامنے کرواتے رہتے تھے، فوراً حرکت میں آجاتے ہیں۔ اور اس احمدی کے خلاف کارروائی شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ دُنیا کا ہر ضابطۂ اخلاق اور دُنیا کے ہر ملک کا قانون اپنی جان اور مال کی حفاظت کی اجازت دیتا ہے

ان تمام واقعات پر مجموعی نظر ڈالئے تو یوں معلوم ہوتا ہے گویا یہ سب لُوٹ۔ آتشزنی، توڑ پھوڑ اور تشدد پولیس اور حکام کی مرضی اور رضامندی سے ہو رہا ہے۔

مزید تفصیلات

احمدیوں پر مظالم کے اس اجمالی ذکر کے بعد اب ذیل میں ربوہ سے باہر مختلف مقامات پر احمدیوں کے فسادات کا نشانہ بننے اور فسادیوں کے ہاتھوں مار پیٹ۔ لُوٹ کھسوٹ اور قتل وغارت کا نشانہ بننے کے چند واقعات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:۔

۱۔ گوجرانوالہ میں دو احمدی (آخر خبر کے مطابق ۱۲۔ احمدی) شہید کر دیئے گئے۔ قریباً تمام احمدیوں کے مکانات اور دکانیں لُوٹ کر جلا دیئے گئے۔

۲۔ لائلپور میں احمدیوں کے ۳۷ مکانات ۲۶ دکانیں یا جلادی گئی ہیں یا لوٹ لی گئی ہیں۔

۳۔ گوجرہ ضلع لائلپور میں احمدیہ مسجد جلادی گئی۔ احمدیوں کی دکانیں نذرِ آتش کر دی گئی ہیں۔

۴۔ چنیوٹ میں احمدیوں کے مکانات اور دکانیں جلادی گئی ہیں۔

۵۔ دُنیاپور (ضلع ملتان) میں احمدیوں کی دکانیں اور مکانات جلا دیئے گئے۔ احمدیوں کی بسیں۔ ٹریکٹر۔ گودام وغیرہ بھی جلادیئے گئے ہیں۔

۶۔ شورکوٹ میں احمدی گھرانوں کا گھیراؤ ہے اور تشدد جاری ہے۔

۷۔ اسی طرح پنجاب کے اکثر دیگر مقامات میں اسی قسم کے قتل وغارت کی کارروائیاں کی جارہی ہیں۔ اور یہ سب حرکات پولیس اور افسران کی موجودگی میں ہی ہوتی رہی ہیں اور وہ اس پر کوئی کارروائی نہیں کرتے۔

بعد کی اطلاعات

فسادات کی شدت بڑھتی جارہی ہے اس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ چنانچہ صادق آباد۔ گکھڑ کی احمدیہ مساجد جلاکر راکھ کر دی گئیں۔ نیز مری۔ رحیم یار خاں۔ راولپنڈی کی مساجد کو آگ کے ذریعہ بُری طرح نقصان پہنچایا گیا۔ ملتان مقامات کے احمدیوں کی جائیدادوں، دکانوں اور مکانات کو تباہ برباد کرنے کی بھی اطلاعات ملی ہیں۔

قادیان ۸ر جون۔ فسادات کے متعلق امام مسجد لنڈن کی طرف سے ۷ر جون کی تار سے اطلاع مظہر ہے کہ:۔

سارے پاکستان میں احمدیوں کو خوفزدہ کیا جارہا ہے۔ دس احمدیہ مساجد نذرِ آتش کر دی گئیں گوجرانوالہ میں بارہ۔ بورے والا میں ایک اور رفیق آباد میں ایک احمدی شہید کر دیئے گئے۔ زائد از تین سو احمدی دکانیں اور دو سو مکانات لُوٹ کر تباہ کر دیئے گئے۔ گوجرانوالہ سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ اور کراچی بھی متاثر ہیں۔ تقریباً دو ہزار احمدی بے گھر ہوچکے ہیں۔ اور کئی شہروں میں سینکڑوں افراد محصور ہیں۔ اور مخالفین کی طرف سے

ع احمدیوں کے خلاف جلسے ہو رہے ہیں۔ پولیس اور سول حکام احمدیوں کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کے لئے کچھ نہیں کر رہے۔ اللہ تعالےٰ ہی اپنا فضل فرمائے اور مخالفین کو ہدایت دے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں

نفلی عبادات اور ذکرِ الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

۱۔ جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۸۰ سے کچھ زائد مہینوں تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں۔ جس کے لئے ہر محلہ، قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری حصہ میں کوئی ایک دِن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۃ فاتحہ کی دُعا پڑھی جائے۔ اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔

۴۔ تسبیح و تحمید[1]۔ دُرود شریف اور استغفار ۳۳۔ ۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

۵۔ مندرجہ ذیل دو دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱)۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲)۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

---

[1] تسبیح وتحمید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔
درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ایڈیٹر بدر)

جماعت شدید ابتلاء کے دور میں سے گزر رہی ہے

احباب صدقات کی طرف متوجہ ہوں

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دُور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو ردّ کر دیتا ہے"!

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس رضؓ کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کردے۔ اور ساتھ ہی ساتھ جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعائیں بھی کرتا رہے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

ناظر بیت المال آمد قادیان

پاکستان میں اینٹی احمدیہ فسادات

اور

مُعاصِرین کی آراء

(۱)

روزنامہ "الجمعیۃ" دہلی مجریہ ۷ رجون کا اداریہ :-

"پاکستان کے واقعات

پاکستان میں اینٹی قادیانی فسادات کا کوئی جواز نہیں، اہلِ پاکستان اگر قادیانیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں تو یہ برادر کُشی کیوں؟ اور اگر ان کے نزدیک قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں تو کیا اس اقلیت آزاری اور بے گناہوں کے اس قتل عام کی اجازت اسلام دیتا ہے؟ اطلاعات کے مطابق فسادات کا سلسلہ تقریباً سارے ملک میں پھیل گیا ہے۔ اور بھاری جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔

پاکستان کے بارے میں یہاں اطلاعات کافی نہیں ملتیں اور اس کے لئے خود حکومتِ پاکستان ذمہ دار ہے، جو مواصلات تجارت اور راہداری کھولنے سے ہر ممکن طریقہ پر مسلسل احتراز کر رہی ہے اس لئے یہ بتانا مشکل ہے کہ ان واقعات کے لئے اشتعال اور تشدد کی فوری وجہ کیا ہے اور سارے ملک خصوصاً پنجاب میں اچانک قادیانیوں پر حملے کیوں شروع ہوئے۔ بہرحال اپنی قسم کا یہ پہلا واقعہ نہیں، اس سے پہلے بھی پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف فسادات ہو چکے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں تو اتنا زبردست فساد ہوا تھا کہ مارشل لا نافذ کر کے حالات پر قابو پایا گیا تھا۔ اور پاکستان کے پہلے بنگالی وزیرِ اعظم خواجہ ناظم الدین کو اپنی حکومت کی قربانی دینی پڑی تھی۔

ہندستان اور پاکستان دونوں ایک ہی وقت میں آزاد ہوئے، لیکن دونوں ملکوں نے دو الگ الگ راستے اختیار کئے۔ ہندستان کے رہنماؤں نے جن میں مہاتما گاندھی اور پنڈت نہرو کے ساتھ مولانا آزاد کا نام بھی شامل ہے سیاست میں عقائد کے جھگڑوں سے دامن بچایا اور مشترکہ سیاست و سیکولر جمہوریت کا راستہ اختیار کیا، اس کے نتائج سب کے سامنے ہیں۔ پاکستان کے لیڈروں نے اس کے برعکس راستہ چُنا، اسلام کا نام لینے کے باوجود وہ سچی اسلامی رُوح کو بروئے کار نہ لا سکے۔ جس سے اس مُلک میں تنگ نظری بڑھی۔ مذہبی اختلافات نے زور پکڑا اور اعتقادی لڑائیاں معمول بن گئیں۔ مشترکہ سیاست کا نظریہ، جس کے لئے دُنیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی سے فیضان حاصل کر سکتی ہے۔ ۵۶ کروڑ نفوس کو یک جہت اور متفق الرائے بنانے اور ملک کی سالمیت کا تحفظ کرنے میں کامیاب رہا، جبکہ پاکستان کے لیڈروں کا نظریہ وطریقِ حکومت وسیاست ان کے ملک کو ۲۵ برس تک بھی متحد نہیں رکھ سکا۔"

(۲)

روزنامہ "پرتاپ" جالندھر مجریہ ۹ رجون ۱۹۷۴ء اپنے ایک شذرہ بعنوان "بھٹو کی بوکھلاہٹ" رقمطراز ہے :-

"آج کل شری بھٹو بہکی بہکی باتیں کیوں کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ بھارت کے ایٹمی دھماکہ سے پاکستان کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور جب بھارت کہتا ہے کہ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کریں، تو یا تو سمجھاؤ رد کر دیتے ہیں، یا جواب ہی نہیں دیتے۔ پاکستان میں کوئی ان سے پوچھنے والا نہیں۔ ...... بہکی بہکی باتیں کرنا اُن کی پُرانی عادت ہے۔ وہ پاکستان کے مفاد سے زیادہ اہمیت اپنے ذاتی مفاد کو دیتے رہے ہیں ...... اس وقت اُوٹ پٹانگ بولنے کی ضرورت اُنہیں اس لئے بھی پڑی ہے کہ اسلامی جمہوریت پاکستان خود ایسے دنگوں سے دوچار ہے جس میں تقریباً پچاس مُسلمان ہی گذشتہ دنوں مارے جا چکے ہیں۔ احمدی فرقہ جن کا بڑا تیرتھ استھان قادیان ضلع گورداسپور میں ہے، سے تعلق رکھنے والے لوگ سُنّی اکثریت کے لوگوں کے ہاتھوں مارے جا رہے ہیں اور ان کا گھر بار لُوٹا جا رہا ہے پھونکا جا رہا ہے۔ اسلام کی دُہائی دینے والے دیش میں جب مُسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں مارے جا رہے ہوں اور دیش کی ایڈمنسٹریشن اقلیتوں کو تحفظ نہ دینا چاہتی ہو تو اس دیش کے پردھان منتری یہی کر سکتے ہیں کہ جنتا کا دھیان کسی خیالی سمسیا کی طرف موڑ دیں۔ یہ سمسیا یا خطرہ جس کا پاکستان سرکار نے تصوّر کیا ہے بھارت کی "ایٹمی فوج" ہے۔ ہمارا ایٹمی دھماکہ شری بھٹو کے بہت کام آیا ہے، اور فرقہ وارانہ فسادات کی تمام خبروں کا بلیک آؤٹ کر کے انہوں نے اپنے ریڈیو اور دیگر پرچار کے ذرائع کا وقت یا جگہ اسی دھماکے پر نکتہ چینی سے بھر دی ہے۔

لیکن پاکستان کے ان واقعات کی خبر دُنیا سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اور جب شری ظفر اللہ خاں جیسے سرکردہ اشخاص بھی اُن کی بڑی مذمت کرتے ہیں تو اس کے بعد پاکستان کی اپنی اسلامیت مشکوک ہو جاتی ہے۔ اور خود کو مُسلمانوں کا سرپرست کہلانا بھی اُس کے لئے مُشکل ہو جاتا ہے۔ (للت موہن)"

اخبارِ قادیان

قادیان۔ ہفتہ زیرِ اشاعت کلکتہ سے دو مہمان تشریف لائے مکرم منور علی صاحب سیکرٹری تبلیغ مورخہ ۲۸/۵ کو اور مکرم منشی شمس الدین صاحب مورخہ ۵/۶ کو۔ اللہ تعالیٰ ان کا مرکز میں آنا اور چند روز قیام اُن کے لئے برکت کا باعث بنائے۔ آمین۔

۴ رجون۔ لنڈن سے ربوہ اور دیگر احباب جماعت کے بارہ میں ۲ رجون کا تار موصول ہوا۔ ½۱۱ بجے مسجد مبارک میں پُرسوز لمبی اجتماعی دُعا ہوئی۔ اسی طرح ۹ رجون کو حالات پر مشتمل ایک تفصیلی اطلاع ملنے پر ½۱۲ بجے مسجد اقصیٰ میں اجتماعی دُعا ہوئی۔ اس موقعہ پر ایک قرارداد بھی منظور کی گئی جس کی تفصیل دُوسری جگہ درج ہے۔

جب سے پاکستان میں احبابِ جماعت کے خلاف خوفناک فسادات ہو رہے ہیں، مقامی طور پر اجتماعی اور انفرادی خصوصی دُعاؤں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور اِس شورش کو جلد فرو کر کے سب احباب کے لئے امن وسکون کی صورت پیدا کر دے۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن ؁

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں!

۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

Azad Trading Corporation,
58/1 Phears Lane Calcutta - 12.
PHONE NO. 34-8407.

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید وفروخت اور تبادلہ کے لئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل فرمائیے!!

آٹو ونگس AUTOWINGS

32 SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
Telephone No. 76360
فون نمبر ۷۶۳۶۰

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کار وغیرہ

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں!!

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders, 16 MANGOE LANE
CALCUTTA-1

فون نمبرز
دکان 25-1652
25-5222
مکان: 34-0451

"AUTOCENTRE"

پاکستان میں اینٹی احمدیہ فسادات پر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے

شدید غم و غصّہ کا اظہار اور عالمی رائے عامّہ کو بیدار کرنے کی قرارداد

نیز

حکومتِ ہند سے سفارتی ذرائع سے حکومتِ پاکستان تک ان جذبات کو پہنچا دینے کی درخواست

قادیان ۱۰ ؍ جون ۔ کل ساڑھے بارہ بجے دوپہر مسجد اقصیٰ قادیان میں جماعتِ احمدیہ قادیان کا ایک غیر معمولی عظیم اجتماع حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ جس میں پاکستان میں اینٹی احمدیہ فسادات پر جملہ احبابِ جماعت کی طرف سے شدید غم و غصّہ کا اظہار کرنے اور احمدیوں کے خلاف ہو رہے قتلِ عام و غارت گری کے واقعات پر عالمی رائے عامّہ کو بیدار کرنے کی قرار داد پاس کی گئی ۔ نیز حکومتِ ہند سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے سفارتی ذرائع سے ہم لوگوں کے غمزدہ جذبات و احساسات حکومتِ پاکستان تک پہنچائے جائیں ۔ یہ قرار داد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اُمورِ عامّہ صدر انجمن احمدیہ نے پیش کی اور جملہ حاضرین نے اسے متفقہ طور پر منظور کیا ۔

قرار داد کا مکمل متن درج ذیل ہے :-

مرکزِ جماعتِ احمدیہ قادیان کے احمدیوں کا یہ عظیم اجتماع پاکستان میں احمدیوں پر ڈھائے جانے والے بے پناہ مظالم کی تفصیل سُن کر ربوہ میں بین الاقوامی جماعت کے سربراہ حضرت امام جماعت احمدیہ اور خاندان حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ اور دیگر افرادِ جماعتِ احمدیہ کے بارے میں بے حد پریشان ہے ۔ اور اُن کی خیر و عافیت کی اطلاع پانے کے لئے نہایت درجہ مضطرب ہے ۔ اور ہندوستان کے وسیع و عریض علاقوں میں پھیلے ہوئے احمدیوں کے جذبات بھی یہی ہیں جو اُن کی طرف سے مسلسل طور پر موصولہ تاروں اور خطوط سے ظاہر ہیں ۔

اس وقت تک صرف اختلافِ عقائد کی بناء پر طول و عرضِ پاکستان میں صریحاً اسلامی تعلیم کے خلاف کئی درجن احمدیوں کو شہید کر دیا گیا ہے ۔ ایک درجن مساجد تک کو آگ لگا دی گئی اور بڑی بے باکی سے انہیں منہدم کر دیا ہے ۔ احمدیوں کے سینکڑوں مکانات اور دُکانیں لُوٹی اور جلائی گئی ہیں ۔ اور لائبریریاں نذرِ آتش یا تباہ کر دی ہیں ۔ اس کُھلے ظلم و ستم کے باوجود پولیس اور سِول حُکام نے ایسی کارروائیوں کو روکنے اور احمدیوں کی جان و مال اور عزّت و ناموس کی حفاظت کرنے میں افسوسناک طور پر کوتاہی کی ہے ۔ درانحالیکہ حکومتِ پاکستان معمولی سے حادثات کا شکار ہونے والوں کے پسماندگان کو نہایت تیزی سے ایک دو دِن کے اندر مالی امداد دے دیتی ہے ۔ لیکن افسوس ہے کہ حالیہ اینٹی احمدیہ فسادات میں ہزاروں احمدیوں کے کئی کروڑ روپے کے بے مثال نقصان کی تلافی اور کئی درجن شہید ہونے والے احمدیوں کے حد درجہ غمزدہ پسماندگان کو ریلیف پہنچانے کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہیں کی گئی ۔ اور غایت درجہ کس مپرسی کی حالت میں بھی اس مُلک میں اُن کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ۔

اِس شورش کی ابتدا کرنے والے جن غیر از جماعت طلباء نے بیرونِ ربوہ سے آکر اس کے ریلوے اسٹیشن پر غیر مہذب حرکات کا ارتکاب کیا اور احمدی خواتین کو تنگ کیا ۔ اُن کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے کی بجائے ان کی طرفداری کی گئی ۔ نہ صرف یہ بلکہ شورش پسندوں کو خوش کرنے کے لیے پولیس کی طرف سے ربوہ میں جس طرح اندھا دھند گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں وہ اندھیر نگری چوپٹ راجہ کا رنگ رکھتی ہیں ۔ گرفتار کرنے والے اعلیٰ حُکام نے یہ نہیں دیکھا کہ بیتِنہ جھگڑے میں کون ملوّث ہے کون نہیں ۔ وقوعہ کے کئی گھنٹے بعد ربوہ کے محلوں میں گھوم کر جسے سامنے پایا گرفتار کر لیا ۔ اس طرح ناکردہ گُناہ اور معصوم بہتّر احمدیوں کو جو مقامِ تنازعہ پر موجود ہی نہ تھے گرفتار کر لیا گیا ۔ نہ اُن کا کوئی عذر سُنا گیا ۔ نہ ان کو اپنے عزیز و اقارب اور وکلاء سے ملنے کی اجازت دی گئی ۔ البتہ ان گرفتار شدہ احمدیوں پر حملہ آور ہونے کی کُھلی چھُٹی احمدیوں کے مخالف ہجوم کو پولیس نے دے دی ۔ چنانچہ اس ہجوم کی طرف سے چاقوؤں کے ساتھ حملہ کر کے پولیس کی حراست میں لئے گئے ایک احمدی کو تیرہ زخم لگائے گئے ۔

حقیقت یہ ہے کہ ان فسادات کی پُشت پر وہ فتنہ پرداز علماء ضرور معلوم ہوتے ہیں جنہوں نے گزشتہ اپریل میں مکّہ مکرمہ میں منعقدہ رابطۂ عالمِ اسلامی کی کانفرنس میں اس سرزمین کی حُرمت و تقدیس کے قطع نظر یہ قرار داد منظور کروائی کہ تمام ممالک میں احمدیوں کا سوشیل بائیکاٹ کیا جائے ۔ اور اُن سے غیر مُسلموں جیسا سلوک کیا جائے ۔ حتیٰ کہ اُن کے مُردوں کو قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیا جائے وغیرہ وغیرہ ۔

پاکستان میں ایسے فتنہ پرور علماء پر نہ کوئی گرفت کی گئی ہے اور نہ ہی اُن پر کوئی پابندی عائد کی گئی ہے ۔ بلکہ حیرت زا یہ امر ہے کہ ان علماء کی ان شدید اینٹی احمدیہ سرگرمیوں کے نتیجہ میں اتنا اتلافِ جان و مال ہونے پر بھی حکومتِ پاکستان ان سے استمداد کرنے کا اعلان کرتی رہی ہے ۔ حالانکہ قرار دادِ مذکورہ کے مطابق ان کا لائحۂ عمل یہ ہے کہ دُنیا کے ہر مُلک کے ایک ایک شہر اور گاؤں میں احمدیوں پر قافیۂ حیات تنگ کیا جائے ۔ اور اُن کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جائے ۔ اور اُن سے کفّار جیسا سلوک کیا جائے ۔

لہٰذا مرکزِ احمدیت میں منعقدہ یہ اجتماع ان شدید مظالم اور انسانیت سوز حرکات اور اس پر پاکستان کی حکومت کی غفلت و کوتاہی اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں تغافل شعاری پر شدید غم و غصّہ کا اظہار کرتا ہوا ساری مہذب دُنیا اور خصوصًا اپنے مُلک کے ذمہ دار حُکام و عوام سے اپیل کرتا ہے کہ پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کے افراد پر توڑے جا رہے ان مظالم اور ناانصافیوں کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے ، جماعتِ احمدیہ کے اموال و نفوس اور عزّت و ناموس اور مساجد کی حفاظت کے لئے حکومتِ پاکستان کو مؤثر رنگ میں کارروائی کرنے کے لئے توجّہ دلائیں ۔ اور ان ہنگاموں اور فسادات میں جو احمدی شہید کئے گئے ہیں اُن کے پسماندگان کو معقول معاوضہ دیا جائے ۔ اور جن کی جائیدادوں کو نقصان پہنچا ہے ، اس کی تلافی کے لئے فوری طور پر کارروائی کی جائے ۔ تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کی خصوصی حفاظت و احترام کی تلقین قرآن مجید میں کی گئی ہے ۔ لیکن حیرت و تأسف کا مقام ہے کہ قرآن مجید پر ایمان کے دعویداروں اور پاکستان کو ایک اسلامی مملکت سمجھنے والوں نے جماعتِ احمدیہ کی مساجد کی عزّت و حُرمت کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کو نذرِ آتش کیا اور برباد کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی ۔

جماعتِ احمدیہ قادیان کا یہ عظیم اجتماع اس قرار داد کو منظور کرتے ہوئے ہند سرکار سے گزارش کرتا ہے کہ وہ اپنے سفارتی ذرائع سے حکومتِ پاکستان کو قادیان کے احمدیوں کے بالخصوص اور بھارت کے اکناف میں آباد تمام احمدیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کے ان جذبات کو پہنچا دیا جائے ۔ اور حضرت امامِ جماعتِ احمدیہ اور افرادِ خاندانِ حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ اور پاکستان کے جملہ احمدیوں کی خیر و عافیت کی اطلاع مُسلسل طور پر حاصل کرتے رہنے کی کوشش کی جائے ۔ اور اس قتلِ عام اور آتشزنی اور لُوٹ مار کے انسداد اور مرکزِ ربوہ اور تمام احمدیوں کے تحفظ اور احمدی مصیبت زدگان کو فوری ریلیف دینے کے بارہ میں حکومتِ پاکستان سے ہمارے مطالبات کا جواب دینے کی درخواست کی جائے ۔ کیونکہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے یہ منشورِ حقوقِ انسانی کی صریح خلاف ورزی اور مذہبی اُمور میں مداخلت اور جبر و استبداد کے مترادف ہے ۔ نیز جس انفرادی اور اجتماعی مذہبی آزادی کی گارنٹی خود پاکستان کے آئین میں بھی دی گئی ہے اور بار بار اعلان ہوتا رہا ہے کہ ایسا آئین قیامِ پاکستان کے بعد پہلے کبھی تیار نہیں ہوا ، اس آئین کو بھی صریحاً پس پُشت ڈال دیا گیا ہے ۔

(۲) اِس قرار داد کی نقول حکومت کے افسران ، انٹرنیشنل ریڈ کراس اور ریڈیو اور پریس کو بھجوائی جائیں ۔

رپورٹ ہائے جلسہ یومِ خلافت

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ یومِ خلافت کی رپوٹیں موصول ہوئی ہیں مگر بوجہ عدمِ گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت ہے ۔ اللہ تعالےٰ اُن کی مساعی کو قبول فرمائے اور مزید خدمت کی توفیق بخشے آمین ۔

(ایڈیٹر بدر)

جماعت ہائے احمدیہ ، مدراس ۔ یاری پورہ (کشمیر) ۔ پینگاڈی ۔ کوڈالی ۔ کنی پورہ ۔ سکندر آباد ۔ کلکتہ ۔ ہبلی ۔ شموگہ ۔ برہ پورہ ۔ بڈھانوں ۔ بمبئی ۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کو پچھلے دو تین سال سے ہرنیا کی تکلیف ہے ۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اب آپریشن کے سوا کوئی چارہ نہیں ۔ لفظ آپریشن سے ہی بڑی گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے ۔ ماہِ جون کے وسط میں ہسپتال میں داخلہ لینے کا ارادہ ہے ، دوست دُعا فرمائیں کہ اللہ جلّ شانہٗ میری تمام گھبراہٹ دور فرمائے ۔ اور کسی قسم کی پریشانی کے بغیر یہ مرحلہ خیر و خوبی سے طے کروائے ۔ آمین

خاکسار : محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ
مقیم مدراس ۔